دنیا کا نور مین ہون جو میرے پیچھے آتا ہے وہ اندھیرے مین نہین رہ سکتا

قول المسیح

چشمۂ آریہ

مصنفہ

ایس - ایم - پی - مصنف تحقیق آریہ وغیرہ کتب مناظرہ جسمین آریہ سماج کے
نیم (اصول) و مسئلہ تناسخ و نیوگ پر نہایت دلچسپ و معقول طور پر از روئے
کتب آریہ سماج بحث کیگئی ہے

حسب فرمائش جناب محترم پادری گلزاری لال صاحب

باہتمام محمد عبد المجید مالک مطبع عزیزی چوک کانپور مین چھپی

قیمت

[illegible] جری ہے کہ
اُسنے ہماری ہدایت اور رہنمائی کیلیے اپنا زندہ ابدی اور بیش بہا کلام یعنی بائیبل مقدس بخشا ہے
جسکی روشنی اور تاثیر سے دنیا نے ہمیشہ ہر طرح سے ترقی پر ترقی کی ہے۔ اسکی سب سے بڑی صفت یہ ہے
کہ وہ انسان کی ضد ہٹ اور تعصب کی عینک اُتار کر حق اور سچائی کی راہ پر لاتی ہے چنانچہ حضرت پولوس
فرماتے ہین کہ ہر ایک چیز کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو۔

مقدس مسیحی اور محقق عالمون نے نہ صرف بائیبل ہی کی زندہ اور موثر مسائل پر ہزارہا کتابین ہر زبان مین تحریر
فرمائی ہین بلکہ اُنھون نے دیگر مذاہب کی کتب بینی اور تحقیق مین بال کی کھال نکالی ہین اور نہ صرف یہی بلکہ
اُنھون نے ہر مذاہب کی تحقیق کرنیکے بعد اُنکا اصلی حال دلیری اور بہادری سے شائع کیا ہے۔ چنانچہ ہر مذاہب
کی قلعی مسیحی عالمون سے بے مثل اور لاجواب طور پر تحریر فرمائی گئی ہے یہ کسی تعصبانہ خیالات سے نہین بلکہ محض سچائی
اور حقیقت کو روشن کرنیکے لیے لکھا گیا ہے اور نیز اُن لوگونکی گمراہی اور غلط تقلید پر رحم کرکے زیادہ مد نظر
رکھا گیا ہے تاکہ خدا جو ہم سبکا باپ ہے اُنکو راہ راست پر لا دے۔ اب تک دنیا مین کوئی مذہب باقی نہین
ہے جسکی تحقیق مسیحی عالمون نے نہ کی ہو جسکی ہزارہا کتابین مناظرہ و بحث کی قسم سے شاہد ہین آج کل ہمارے
پیارے دوست اور ہموطن اور خوشہ چین دیانندی آریہ لوگ زیادہ بیجا شور مچا رہے ہین۔ انکی لنترانیان
اور زبان درازیان کا تو ہمکو کچھ خیال تک نہین۔ پر انکی غلط تقلید اور گمراہی کی تعلیم پر ہمین بہت افسوس
آتا ہے۔ اور دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ خدا اُن کو اپنا نور اور ہدایت بخشے۔ اور اپنی نجات ابدی بخشے
تاکہ یہ آواگون اور نیوگ کے گندے مسئلے سے دست بردار ہون۔ آمین۔

ہم اپنے ہم خدمت اور مسیحیون کو یہ دوستانہ صلاح دیتے ہین کہ وے دیانندی آریونکی تعلیم سے خوب

کی کتابون سے بحث کی گئی ہے۔

ہمارے واعظون اور مسیحون نیز ہمارے محمدن بھائیون کو بھی اس رسالہ سے آریونکی پوری تعلیم کا اندازہ مل جائیگا۔ ہمارے دل مین انکی روحون کی بچت کیلیے بڑی فکر ہے۔ ہم اپنے مسیحیون سے التجا کرتے ہین کہ وے ہر روز ان گمراہ بھائیون کیلیے خدا سے روز بروز دعا مانگین۔ اور انکے ساتھ ایسی مسیحی الفت اور محبت سے پیش آوین کہ وہ بائبل مقدس اور خداوند یسوع مسیح کو قبول کرکے نجات ابدی حاصل کرین۔ آمین

الراقم آریونکا دوست اور خیر خواہ پادری گلزاری لال پاسٹر ایم۔ اے۔ چرچ کانپور۔

چشمۂ آریہ

بادشاہی کا اثر مذہب پر

الناس علی دین ملوکہم ایک پرانی اور بہت سچی مثل ہے لوگ راج دھرم کو پسند
کرتے ہیں حکمران قوم کی عیب و ہنر کی تقلید کیجاتی ہے کبھی دانستہ اور کبھی
نادانستہ یہ ایک ایسا اثر ہے جو روکے رک نہیں سکتا بلکہ اسکو قانون فطرۃ سمجھنا چاہیے۔ بادشاہ ویسے
بنائے نہیں بنتے انکو خدا بناتا ہے اور جب خدا ہی کو منظور ہوتا ہے کہ کسی دین کو غالب کرے تو اس میں
جلیل الشان بادشاہ پیدا کرتا ہے اور قوموں کو انکے زیر نگین کرکے انکا مقلد بنا دیتا ہے۔ جب خداوند
تعالی کو منظور ہوا کہ ہندوستان کے دینوں کو نیچا دکھائے تو انسے مہاتما گوتم بدھ کے پیروان میں سے
اشوک اور کنشک جیسے راجہ اٹھائے جنھوں نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک بودھ دھرم
کو بلا جبر و اکراہ محض اسی قانون فطرۃ کی تحت میں پھیلا دیا۔ پھر جب خدا کو منظور ہوا کہ یونانیوں اور
لاطینیوں کے ادیان کو شکست ہو تو عیسائی دھرم کے اندر قسطنطین اعظم سے لیکر اسوقت تک
ایسے ایسے بادشاہ اٹھائے جنھوں نے دنیا کو فتح کرکے ابن المسیح کے چرنوں پر چڑھا دیا ایسا ہی
حال عربوں اور پارسیوں کے دین کا ہوا۔ اسلام نے بادشاہ بنائے اور بادشاہوں نے عزت
حاصل کی اور رعیت نے بطیب خاطر شاہی دین اختیار کیا۔ پس ہمکو ماننا چاہیے کہ یہ سب
خدا کا کیا ہوا ہے کہ بدھ دین والوں میں بادشاہوں کا سلسلہ قائم ہے اسلام میں بادشاہوں کا
سلسلہ قائم ہے اور عیسائی دین والوں میں بھی قائم ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دین جو برقرار رہنے
والے ہیں وہ یہی تین ہیں انہیں کا اثر ساری دنیا پر انجام کار ہونیوالا ہے [illegible] میں تو فردا
سے قطع نظر کرکے کبھی ان کے تئیں دیکھتا ہوں تو مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں [illegible]
اگرچہ ایک نہیں ہوں بلکہ ایک دوسرے کے مخالف ہوں تو موافقت باہمی [illegible]
کوئی چوتھا دین اس وقت صفحۂ ہستی پر نہیں جو چھاتی ٹھونک کر ان میں سے کسی سے مقابلہ
کرے میں تم سے کشتی بدتا ہوں اگر کہے تو چھوٹا منہ بڑی بات ہوگی۔

راج دھرم کا اثر

ہمنے کہا کہ راج دھرم کا اثر کبھی دانستہ ہوتا ہے اور کبھی نادانستہ ہندوستان مین اس کا تماشا دیکھو۔ سات سو برس تک اسلام ہند کا راج دھرم رہا اور آج قریب سات کروڑ مسلمانون کے اس ملک مین موجود ہین جو بہت صاف صاف اپنے منہ سے اقرار کرتے ہین کہ ہم مسلمان ہین ان مین بہت بڑا حصہ ان لوگون کا ہے جو اصل مین ہندو تھے جیسے کشمیری بہاری سندھی وغیرہ انھون نے جان بوجھ کر بلا جبر و اکراہ اسلام کو قبول کیا۔ پھر بہت سی قومین ہین جو اسلام کے اثر مین آئین گو مسلمان نہ ہوئین بلکہ مسلمانون سے نفرت بھی رکھی انکا وجود محض اسلام کی بدولت ہوا انکا نام گنانا شاید ناگوار ہو آپ خود سمجھ سکتے ہین۔ ہمارے کایستھ بھائی اس امر کے زندہ گواہ ہین وہ ہمیشہ ہندو کہلائے بلکہ ہندون مین چھتری بننے کی کوشش بھی کی مگر زیادہ پکے ہندون نے ان کو آدھا مسلمان ہی بتلایا اور ان مین ہزارون پورے مسلمان بھی نکلے گو وہ ہمیشہ ہندون مین شمار ہوے تیج پورے موٹی اینٹ والے مشہور ہین۔ مہاراجہ سری کشن پرشاد سنگھ صاحب بالقابہ مدار المہام حیدرآباد کسی مسلمان سے کم نہین۔ اور گو وہ کایستھ نہین ہین بلکہ کھتری ہین۔

عیسائیون کا اثر ہندوستان پر جو ہوا وہ ہم اور تم آنکھون سے دیکھ رہے ہین جو باتین آج سے ۳۰ سال پہلے برادری سے خارج کر دیتی تھین وہ اب تعلیم یافتہ جنٹلمینون کا فیشن روز مرہ ہو رہا ہے اور ہمارے جنٹلمین اسقدر زیادہ تعداد مین ہو گئے اور برادری کی ناک بن گئے کہ ان کو خارج از برادری ہونیکا کوئی اندیشہ نہین۔ برادری کی مجال نہین کہ ان کو خارج کردے لہذا ان کے افعال سے اسکو چشم پوشی کرنا پڑی۔

مذہب قبول کرنیکا طریقہ

کسی دین کے کل یا جزو کو قبول کرنے کے تین ۳ طریقے ہین (۱) یا تو کھلے خزانہ اسکو مان لے یعنی پرانے دین کو اور اس کی برادری کو ترک کرکے دوسرا دین اور اس کی برادری اختیار کرلے (۲) یا پرانے دین کو ترک کرکے نئے دین مین اپنی ہستی نہ کھودے بلکہ جدا برادری بنانے کے لیئے دین کے اصول کو قبول کرے

جسطرح فقیر کسی امیر سے بھیک مانگ کر غنی ہو جائے۔ اور داتا کا بھلا منائے (۳) یا اسی طرح دوسرے دین کو قبول کرے جس طرح چور کسی امیر کے مکان مین سیندھ کرتا ہے اور مال مسروقہ کی صورت تبدیل کرکے کہ وہ شناخت نہ ہو سکے اپنے کام مین لاتا ہے اور جب پکڑا جاتا ہے تو ہزار حیلے بہانے کرکے اسکو اپنا مال یا اپنے باپ کا مال کہتا ہے مگر پتہ لگانے والے پتہ لگا ہی لیتے ہین پہلا طریقہ سچائی کا ہے مگر تیسرا بے ایمانی کا پہلا طریقہ قابل تعریف ہے۔ تیسرا قابل نفرین ہے۔ اگر سچ پوچھو تو ایک طور سے بات ایک ہی ہے فقیر بھی مفلس ہوتا ہے چور بھی۔ فقیر بھی اپنی حاجت براری کرتا ہے چور بھی فرق صرف یہی ہے کہ فقیر جس سے مال پاتا ہے اُسکا احسان مند ہوتا ہے چور اصلی مالک کا دشمن ہوتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔

ہندوستان مین اُن لوگون کا ذکر چھوڑ کر جو علانیہ خداوند مسیح کے واس بن گئے اور جن کی تعداد تیس لاکھ سے زائد ہے ہم ایک اور گروہ کا ذکر سناتے ہین جو چاند کی طرح عیسائی دین کے نور سے منور ہو کر ہند کی اندھیاری رات مین چمکتے ہین۔

راجہ رام موہن رائے کی مسیحیت

کوئی ستر سال کا زمانہ ہوا راجہ رام موہن رائے نے ہندوستان مین ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جسکو برہمو دھرم کہتے ہین راجہ صاحب بہت بڑے محقق تھے اُنھون نے اپنے دین کو عیسائیون سے قرض لیا اور ہمیشہ اپنے کو اُن کا مقروض بتایا۔ یہ لوگ خدا کو ایک مانتے ہین۔ اُسکو نراکار بتلاتے ہین مورتی پوجا سے انکار کرکے اسکا کھنڈن کرتے ہین۔ ورن کے قائل نہین ذات پات نہین مانتے چھوت چھات جانتے ہین۔ تیرتھ جاترا کے منکر ہین برہمنون کی فضیلت کے قائل نہین صغر سن کی شادی کے مخالف شرادھ ترپن کچھ نہین کرتے۔ کسی پستک کو ایشور کرت نہین کہتے لیکن تمام دھرم پستکون کو برحق جانتے ہین اور سب پیرودن پیغمبرون رشی اور منی کو ایشور کا بھگت کہتے ہین آواگون کو بھی نہین مانتے۔ مرد عورت کو اور عورت مرد کو آپ پسند کر لیتے ہین رانڈ کا دوسرا بیاہ کرا دیتے ہین آپس مین خواہ کوئی قوم کا ہو شادی بیاہ کر لیتے ہین آپس مین ایک دوسرے کا کھانا

مٹے ہین ۔ نہ مسلمان سے پرہیز کرتے ہین نہ عیسائی سے ولایت جاتے ہین سب کھانے کی چیزین
مانتے ہین کسی کو دھوکا نہین دیتے چوری چھپے کسی کو بھرشت نہین کرتے ایک برہمو صاحب
جو باندرے مین ڈاکٹر رہ چکے جنھین باندرے والے جانتے ہین برہمو تھے عیسائیون کے گھر کا بھی
کھاتے تھے اور مسلمانون کے بھی یہ سب باتین ہندو دھرم سے اتنی مخالف ہین کہ ہندو
برہمو لوگون کو ہندو کہتے ہین اور نہ وہ خود اپنے کو ہندو کہلانا چاہتے ہین انکو خود معلوم ہے کہ جو
باتین ہم لوگ جانتے ہین وہ نہ وید کی باتین ہین نہ شاسترون کی اور نہ پرانون کی اور وہ صاف
صاف کہتے ہین کہ ہم لوگ ویدون شاسترون کو نہین مانتے ۔ ادر یہ ہے ہندو لوگ برا مانے
کہ یہ ہمارے دھرم کو چھوڑ گئے مگر وہ کہتے سچی بات ہین لوگون کو ٹھگتے نہین ۔ برہمو وہی باتین
مانتے ہین جو مسیحی ہمیشہ سے مانتے آئے ہین مسیحیون مین اور ان مین باستثنا چند ضروری
امور کے برائے نام فرق ہے ۔

دیانند جی کا بھوگ لگانا

ان کے ریس سے ہندوستان مین ایک اور فرقہ پیدا ہو گیا وہ بھی
ہندو ہین برہمو لوگون نے جو رسوئی مسیحیون کے اعمال و اخلاق کی نمک
پانی سے پکائی تھی دیانند جی اسی کا بھوگ لگانے لگے اور خوب مزہ سے کھاتے رہے بھر بھر لیکن
ان کو اپنا مال بتایا اس کی کچھ صورت تبدیل کرنے لگے کہ اصلی راز کھلنے نہ پائے ۔ جو کچھ برہمو
کرتے تھے آپ نے بھی مان لیا اسکا نام بدل دیا برہمو دھرم کو آریہ دھرم کہہ دیا خدا کو ایک مانا
بتون کو یعنی مورتون کو توڑا ۔ ورن بیوستھا بدل دی برہمن چھتری ویش شودر کا اختیار شاگردون
کی بات مین شدھی کر کے سب ٹھاکر بن گئے شادی بیاہ بالکل اسی طرح کر دی ذات پات
چھوت چھات کو مٹا دیا ۔ غرضکہ ہندو دھرم سے انکا دین اس درجہ مخالف ہے کہ وہ خود بھی
ایک بہانہ و حیلہ کر کے آپ کو ہندو نہین کہلاتے بلکہ اس نام سے چڑھتے ہین دراصل یہ لوگ
برہمو ہین یعنی مسیحیون کے مقلد ۔ مگر کسی دوسرے بھیس مین

راجہ رام موہن رائے اور دیانند

راجہ رام موہن رائے وید کی بڑی برائی کیا کرتے تھے ۔ یعنی

شروع شروع مین اور برہمنون کی تعظیم بھی کرتے تھے مگر وید سے وہ اپنشد مراد لیتے تھے منتر بھاگ نہین۔ دیا نندجی نے اپنشدون کو ویدون سے خارج کردیا اور منتر بھاگ پر فدا ہے۔ رموہن راے کے جانشین دو دیندر ونا تھ ٹگور ہوے جو اسوقت تک جیتے ہین انکو مہارشی کا لقب ملا ہوا ہے آریون نے دیانندکو وہی لقب دیدیا۔ برہمولوگون نے ترقی کی اور خود رام موہن راے ویدون سے منہ موڑکر ایک کتاب لکھی جس کا نام تھا سچ کی تعلیم سچائی و نجات کی رہنما دیانندنے راجہ رام موہن راے کی ابتدائی خیالات کی تقلید کی جن کو وہ چھوڑ چکے تھے۔

آریونکا پیر چشمہ اب ہم دکھلاتے ہین کہ آریہ سماج ہندو دھرم سے کیسے اہم معاملات مین مخالف ہے اور کیسے اہم معاملات مین وہ بھی دھرم کی لکیر کا فقیر ہے۔

بیان ۱۰ باتون کا

اول (بت پرستی مورتی پوجا کی تردید - ستیارتھ پرکاش ۴۰۲ - ۴۰۶)

دوم (ورن بیوستھا مین حسب و نسب کا خیال نکرنا بلکہ محض ذاتی اوصاف دیکھنا ستیارتھ پرکاش ۱۰۷ و ۱۰۹)

سوم (ذات پات کے امتیاز کو مٹا کر چھوت چھات کا خیال ترک کردینا ستیارتھ پرکاش ۳۴۰) مسلمان بھی برہمن کی پدوی پا سکتا ہے اور عیسائی بھی چھتری و بیش ہو سکتا ہے اور اسی اصول کی بنا پر آریہ سماجی غیر ہندوؤن کو اپنے گروہ مین شدھی کی رسم ادا کرلینے کے بعد قبول کرلیتے ہین۔ ان کے ساتھ کھا لیتے ہین۔ آریون کے یتیم خانے ہر چہار ارکان تک رفت رفت شدھی کی زندہ مثال ہے ان مین شودر کوئی ہوتا ہی نہین سب مہاشے ہین شرما و رما و گپت۔ آپس مین کوئی کھانے پینے کا پرہیز نہین اور جو کسی کو ہو تو اس کی ذاتی کمزوری ہے سماج کے اصول کے نہین۔

چہارم (شادی بیاہ ان لوگون کا جو اپنے اپنے اخلاق کے اعتبار از سرنو نئے برہمن نئے چھتری نئے ویش ہوگئے آپس مین اصولاً بلا تکلف ہوتا ہے ہندوؤن مین سے شودر اور غیر ہندوؤن مین سلمان و عیسائی آریا ہو کر اخلاقی مدارج ورن کے حاصل کرکے پیدائشی برہمنو چھتریون

اور بیٹیون کے ساتھ شادی بیاہ کر کے آریا پودہ کو بڑھا رہے ہین اور اگر عموماً نہین کرتے تو اسوجہ سے کہ اُن مین اخلاقی کمزوری بہ شدت موجود ہے جو دل مین رکھتے ہین زبان سے کہتے ڈرتے ہین جو زبان سے کہتے ہین اُس پر عمل نہین کر سکتے - (ستیارتھ پرکاش ۱۰۵ - ۱۱۶)

پنجم) تیرتھ یاترا جپ تپ اشنان ورشن تھرن جو ہندو دھرم کے معروف طریقے ہین محض بجز تضیع اوقات اور خطرۂ جان و مال ہین جن سے کچھ بھی فائدے حاصل نہین تیرتھون مین سوای زناکاری اور فواحشات کے اور دھرا کیا ہے مندرون مین وصل کے راز و نیاز و بدکاری ہے جل خواہ گنگا کا ہو یا جمنا کا سرجو یا نربدا کا پاپ کو دھو نہین سکتا (ستیارتھ پرکاش ۴۲۶) کلیات آریہ مسافر

زناکاری

ششم) صغر سن کی شادی ادباشی اور خودکشی ہے عورت مرد کا جوان ہونے کے بعد اپنے مرضی و خوشی سے اپنے دل کے موافق اپنے مصالح پر غور کر کے دیکھ بھال کر شادی کرنا چاہیے جورو و خصم کے درمیان نہ تائی آوے نہ بھنی (ستیارتھ پرکاش ۱۰۴ - ۱۰۷)

شادی کرنا

ہفتم) جب برہمن کی فضیلت پیدائشی باقی نہین رہی تو برہمنون کو دان پن کرنا اپنا زر و مال گاڑھے پسینے کی کمائی گنوانا ہے حرام خوردن کو اپنا دھن کھلانا ہے - پس یہ برہمن کوئی نہین ہے یہ سب جو دیکھنے مین آتے ہین اُٹھائی گیر ہین اوباش ان کی دم مین نمدا باندھنا چاہیے (ستیارتھ پرکاش ۲۴۹)

ہشتم) ایک مرد ہوا اور اُسکی ایک جورو اُن کا سمبندہ و رشتہ دوامی زندگی بھر کا ہونا چاہیے اگر مرد کی عورت مرجاے یا عورت کا مرد تو دونون کو بالکل ایک سے استحقاق مرد یا عورت کرنے نہ کرنے کے باقی رہین - پورا انصاف اسمین کچھ بھی رو رعایت نہو - (ستیارتھ پرکاش ۱۴۳ و ۱۹۰)

مرد و عورت کا ساتھ زندگی بھر کا ہے

بلکہ تین ہیں

(نہم) خدا ایک ہے دوسرا نہیں وہ نرا کار پریشور ہے سب کا پتا مگر وہ اکیلا نہیں رہ سکتا اُسکے ساتھ دو وجود اور بھی ہیں جو اُسی کی طرح قدیم و ازلی ہیں ان تینوں کا ایک ازلی و ابدی رشتہ ہے جو کبھی مٹ نہیں سکتا یہ کائنات کے تین کھمبے ہیں جن کے سہارے دنیا قائم ہے۔

(ستیارتھ پرکاش ۲۴۵ + ۲۴۶)

(دہم) شرادھ ترپن کرنا مرے مردوں کے لیے اس غرض سے کہ انکی روحوں کو ثواب پہنچے پرلے درجہ کی حماقت و نادانی ہے روح کے ساتھ اُس کے نیک و بد اعمال کا نتیجہ جاتا ہے اس میں پس ماندگان کو کمی بیشی کرنے یا نہ کرنے کی گنجائش نہیں اس جہان کا معاملہ انسان کے نفس کے اور اُس کے رب کے ساتھ ہے اس میں ترمیم و تنسیخ و اضافہ کی کوئی صورت نہیں جو کچھ آپ کرے گا بس وہی اُسکا اپنا ہے (ستیارتھ پرکاش ۱۲۷)

مسیحیوں کے دلشاد و چشم روشن

آریہ سماج کے یہ نیم ایسے ہیں جن سے مسیحیوں کے دلشاد چشم روشن ہیں اور بعض تو اسدرجہ مسیحیوں کے دین کے ساتھ خصوصیت سے مشہور و معروف ہو گئے کہ ہندوستان میں کشمیر سے لے کر راس کماری تک اگر کوئی ہندو ان میں سے کوئی بات کرتا ہوا نظر آتا تو آج سے ۳۰ برس پہلے پکار دیا جاتا کہ وہ عیسائی ہو گیا ہندو نہیں رہا فوراً ذات سے خارج برادری کر کے بارہ تیرے باہر یہ کرنے کے بعد اگر وہ قسم بھی کھاتا کہ میں عیسائی نہیں ہوں میں نے بپتسمہ نہیں لیا انجیل کو نہیں پڑھتا گرجا کبھی نہیں گیا تو اُس کی ہرگز ہرگز شنوائی نہیں ہوتی تھی۔

اگر کسی نے مسیحی واعظوں کی وعظ سنی ہو گی شہروں میں جمنا کے گھاٹوں پر یا کمبھ میں پراگ یا ہردوار میں یا کسی مندر کے قریب یا اُنھوں نے کبھی کسی مشن کے منادوں سے بحث کی ہو گی تو اُس کے بیان کا لب لباب یہی سنا ہو گا کہ:-

(۱) بت ہمارے کیا ہیں پتھر کے بنے ہوئے۔ آنکھ رکھتے ہیں مگر دیکھتے نہیں۔ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ ناک رکھتے ہیں لیکن سونگھتے نہیں۔ زبان رکھتے ہیں پر بولتے نہیں ہیں

اور جو اُن کو پوجتے اور بناتے ہین تہون کی طرح اندھے بہرے گونگے ہین بلکہ اُن سے بھی
زیادہ احمق ہین جو بت نہین ہو سکتے -

(۲) خدا نے تمام جہان کو ایک سا پیدا کیا جیسے بھمن پیدا ہوتا ہے ویسے ہی شودر بھی اُسی طرح
دونون مرجاتے ہین دونون کی جسم و روح مین کوئی ایسی بات نہین جو دوسرے مین موجود
نہو انسان کے اخلاق اُس کو آدمی بناتے ہین ورنہ انسان حیوان سے بدتر ہے ” نطق آدمی
بہتر است از دواب “ اور بجاے آپس مین امتیاز ہونے کے بقول کبیر داس چار دن برن
چمار ہین -

(۳) چھوت چھات جہالت تعصب اور بغض و حسد کی بنیاد ہے جنسے بھائی بھائی کو الگ
یا جو کچھ کثیف ہے اور کھانے پینے کے قابل نہین صحت کے مضر - وہ بھمن کے ہاتھ کا ہو
خواہ گنگا جل سے پکا ہو ناپاک و ناخوردنی ہے اور جو کچھ پاک اور صاف ہو حفظان صحت کے
قرین ہو وہی قابل قبول ہے - اگر اچھا چھنا ہوا عمدہ صاف پانی - دُھلے ہوے شفاف
گلاس مین صاف ستھرا نہایا دھویا آدمی ہمکو دیتا ہے تو وہ شکریہ کے ساتھ پی لینے کے قابل
ہے اس کے پوچھنے کی ضرورت نہین کہ دینے والے کی ذات کیا ہے - اور اگر جنیو دھاری
شخص ہو جس کا جنیو بھی ہفتون کے پسینے سے میلا ہو چکا ماتھے پر ٹیکا لگا ہے مگر کثیف دھوتی
پہنے ہوے پیتل کی لُٹیا مین جسکے پیندی مین کائی جمی ہوئی ہے گنگا جل جسکی مٹی ابھی تہ مین
بھی نہین بیٹھی ہمکو پیاس کے وقت پانی دینے آوے اور کہے کہ اس مین گنگا جل ہے تو
بھی ہمکو نہ پینا چاہیے -

(۴) آدمی کے بچے کی شادی آدمی کے بچے سے ہونی چاہیے جب میل مل جاوے اور جب
مل جائے بلا امتیاز ورن کے بلکہ محض اخلاقی و دستور والی شریعت کا اعتبار کر کے شادی
بیاہ کرنا چاہیے پیدائشی شریعت کا لحاظ فضول ہے -

(۵) پاپ پانی سے نہین دُھلتا دل روشن اور تیرتھ سے پاک نہین ہوتا کالشش کو خود نما

سے صاف کرنا چاہیے نیک اعمال کرکے گناہ کی سیاہی کو دور کرنا چاہیے۔

(٦) کم سنی کی شادی گڑیا گڈے کی بیاہ ایسی فضول حرکتون سے ہمیشہ بچنا لازم ہے ہندوستان اسی سے غارت ستان ہوچکا اور تباہ ہوتا جاتا ہے اگر اب بھی نہ چونکو تو افسوس۔

(٧) حرام خوردن کو کھلا کھلا کر متھرا کے چوبے بنانا اپنا مال و متاع کو کوئین مین پھینک دینا ہے۔ جو درحقیقت مستحق ہین اُن کو دیدو اُن کی خدمت کرو اور اُن شہدون کے سایہ سے بچو۔

(٨) انگریزی قانون ہے کہ کوئی انگریز یا عیسائی اگر دوسری شادی کرے تو جیلخانہ جاتا ہے تعزیرات ہند کے پیٹھ کا کوڑا ہے۔

(٩) خدای واحد کی ذات مین باپ بیٹا روح القدس تین اقنوم ہین سب ازلی اور ابدی کوئی زمانہ نہ تھا جبکہ یہ مقدس تثلیث موجود نہ تھی۔

(١٠) جو مرگیا وہ کرگیا وہی اُس کے لیے ہے نہ اسکا بھائی نہ بیٹا نہ جورو نہ باپ کوئی اسکا کام نہین آسکتا۔

آریون نے سارے ہندو دھرم کو میٹ دیا

پس جب ہم آریون کے اِن اُصولون کو دیکھتے ہین جنھون نے ہندو دھرم کو صرف ترمیمی نہین کیا بلکہ سرے سے میٹ دیا اِس کو صرف ترک نہین کیا بلکہ اُسکا کھنڈن کرکے اُسکو جڑ بنیاد سے اُکھاڑ کر پھینک دیا بلکہ اُسکی عمارت کی جگہ پر گدہون کا ہل چلوا دیا تو ہمکو شکریہ کیساتھ قبول کرنا پڑتا ہے کہ اِس مُلک ہندوستان مین پادریون کی مدد کرنے کو غیبی آسمانی مدد مل گئی۔ لشکر تائید حق از ملک حبیب اندرون۔ کہ ان کے تمام ہتھیار جن سے وہ ہندو دھرم پر حملہ کرتے تھے خود ہندوؤن نے اپنے ہاتھ مین لے کر اپنی قوم کو زک دینا شروع کی اور انکا نہ صرف ہاتھ بٹایا بلکہ اُنکا کام اپنے ذمے لے لیا اور اُس کو اُن سے زیادہ عمدگی کے ساتھ انجام دیا۔

وہ کون سے مورچہ تھے جنکی وجہ سے ہندوؤن کے قلعہ تک ہمکو پہنچنا محال تھا وہ ذات پات کی
بندشین تھین - وہ بت پرستی تھی جو اُنکے ہر دون مین ایسی پیوست ہو گئین تھین جیسے چانڈو
باز کے رگ وپے مین افیون - ہم اس کو دن بھر ہزار طور سے سمجھاتے تھے کہ اس حرکت سے
باز آ - آدمی بن وہ ہان ہان کرتا رہتا تھا معلوم ہوتا تھا کہ مان گیا مگر شام آئی اور اسکا بدن
ٹوٹنے لگا انگڑائیان آنے لگین اور افیون افیون پکارنے لگا اور ہم ہارجاتے تھے یہی ...
اور ذات پات افیون کی طرح تھی جسکو آریون نے بند کیا اور ہمکو مشکور کیا -

نیلام پر ٹھیکہ

دیکھو تو ہندوؤن کے دین کا مدار کس چیز پر ہے ویدون کو کوئی جانتا نہین جو
دین مروج ہے وہ پرانک دھرم ہے - اِن کے پرانون پر آریون نے اُلٹا
دریا پانی پھیر دیا - مہابھارت کو الف لیلا ٹھہرادیا راماین کو بازاری گیت - لو یہی جھا
تو تھے جس پر ہم آگ لگاتے رہے اور توڑتے رہے - اگر آریون نے ہمارے ساتھ
مل کر انھین جھانکڑ دنکو جلا دیا تو کیا برا کیا ہم تو نیلام پر ٹھیکہ دیتے تھے کہ کون ہے جو ہمارے
ان کامون کو پورا کرے اور ہم سے مزدوری لے آخر ایک سنیاسی اُٹھا اور سیلے داموں
ہمارے خادم بنا اور ہمارا کام کیا - ہمارے سدھانتون کی تائید مین اپنی زندگی کاٹی
اور ہزارون ہندوؤن کو اصولاً عیسائی بنا دیا ہم تو اُنکی محنت کی داد دیتے ہین ہم تو اُنکے
شکر گذار ہین اُن کی پیٹھ ٹھوکنے واسطے اُن کو شاباش کہنے والے ہین - ہندو دھرم
اُن کے عیسائی ٹھاکر اُنھون نے گرجا مین لگانے کے قابل قلمین ہین دین وہ بھی یہی
ہے مین کہ سب سے بڑی داد جو انکو ملی وہ یہی تھی کہ یہ خفیہ کرسٹان ہے - پادریون کے خفیہ
ملازم اُن کی طرف سے اس قسم کا پرچار کرنے کو نوکر ہے - پنڈت جی کا نام لے کر پادری مناد
بھی شکار کرتا ہے (سوانح عمری ص ۶۵ و ۶۶۶ و ۶۲ و ۱۱۶۳ وغیرہ)

آج کل کچھ زمانہ سے ہندو ہوٹل بنے ہین ہندو پاؤروٹی بازارون مین بکتی ہے ہندو
سوڈا کافی بلکہ ہندو بسکٹ کچھ دنون بعد شاید علانیہ ہندو بیف بھی بکنے لگے گا - پس آ

ماج کون لوگ ہین انکا سچا نام کیا ہو سکتا ہے ہندو یا کرشتان -

کون کہتا ہے کہ ہم تم مین جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اوڑائی ہوگی

ہمارے ساتھ مسلمان بھی خوش ہین

ہان ہم نے کہا کہ دیانندی اصول متذکرہ بالا عیسائیون کی مسرت کے کامیابی کا باعث ہین یہ بالکل سچ ہے اگر یہ پورا سچ نہین ہے کیونکہ ہمارے ساتھ مسلمان بھی بکثرت فرحان و شادان ہین انکو ان کا ذکر بھی کردینا چاہیے کیونکہ انکو اول - دوم - سوم - چہارم - ششم - ہفتم - دہم - اصول یونکا کلیتہً تسلیم ہے -

یعنی ات اصولون مین تو آریہ سماجی مسلمانون اور عیسائیون دونون کے ساتھ برابر متفق ہین - رہے تین اصول یعنی پانچوان اور آٹھوان اور دسوان انہین وہ لفظاً عیسائیون کے شاگرد ہین کیونکہ یہ مسلمانون کے فرائض مین داخل ہے آریون عیسائیون کے لیے نہین اور ایک مرد اور ایک عورت کا علاقہ نکاح گو اسلام کے خلاف نہین مگر پھر بھی کثرت ازدواج کے جواز کو اسلام مانتا ہے عیسائی اور آریہ نہین - خدا کی وحدانیت مین کسی دوسرے اور تیسرے کے شریک اسلام ایک لمحہ کے لیے روا نہین رکھتا خواہ وہ کسی قسم کا کیون نہو - آریونکا یہ اصول کہ تین وجود ازلی ہین ایک طرح سے تثلیث کی حمایت ہے جسمین عیسائیون کا فائدہ منظور ہے اسلام کو اس سے بالکل انحراف ہے -

پانچ لالہ دیوم پال ایڈیٹر اندر نویک پرچہ بابت مارچ ۱۹۱۱ع مین ذیل کے عنوان سے لکھتے ہین کہ آریہ سماج کا بنیادی پتھر مسلمانون کے گھر مین رکھا گیا - سوامی دیانند کے جیون چرتر کا بغور مطالعہ کرنے سے اس بات کا بخوبی پتہ لگتا ہے سوامی جی کو جسقدر تکلیفین برہمنون نے دی تھین - اسقدر کسی دوسرے گروہ یا مذہب والے نے نہین دی تھین برہمنون نے چار دفعہ سوامی دیانند کو زہر دیا - اور آخری مرتبہ ان کے پران لیکر چھوڑے - برہمنون سے کم نکالا ہندون سے انکو دین - لیکن یہ ایک حیرانی کی بات ہے کہ بالا انکہ سوامی دیانند نے اسلام اور عیسائیت کا سخت کھنڈن

آریونکا وجو عیسائیونکی بدولت پیدا ہوا

اب اس مختصر تحریر سے یہ ذہن نشین ہو گیا ہوگا کہ سناتن دھرمیوں نے لیکھرام سے اور اصلی ہندوؤں کے دین کو باطل کرنے میں اگر فروعی و ظاہری اختلافات کو نظر انداز کر دین اور محض اصول و نفس ایمان کو دیکھیں تو پہلے عیسائی میدان میں موجود تھے انکے بعد آریہ آگودے اور انہوں نے نہ صرف عیسائیوں کی پوری مدد کی بلکہ اُن پر (جسکا ہمکو خوشی سے اعتراف ہے) سبقت لے گئے تو اب یہ سوال پیدا ہوگا کہ عیسائی اور آریوں میں اختلاف اصول کے اعتبار سے کتنا ہے اور کون امر مانع ہے کہ آریہ عیسائی نہیں کہلا سکتے۔ فرض کرو دو سگے بھائی ہیں انمیں سے ایک کی ناک کٹ گئی ہو سارا چہرہ مہرہ قد و قامت رفتار گفتار یکسان ہے مگر جاہل یہ جانتے ہیں لوگ فوراً پکار دیتے ہیں وہ نکٹا ہے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور انگشت نما کرتے ہیں جنکے منہ پر پوری ناک ہے انکو بھلاتے اور خاطر کرتے ہیں نکٹے کی آؤ آدر نہیں ہوتی اُسکو منحوس اور بدشگون سمجھتے ہیں مگر جو لوگ زیادہ فہمیدہ ہیں اور محض ظاہرداری پر نہیں جاتے انکو دوسرے بھائی جنکا ناک نقشہ سب درست ہے سمجھاتے ہیں کہ یارو انکو بار دست بھگاؤ مت دیکھو شجرہ نسب ہمارا بتاتا جو فلان بزرگ گذرے ہیں انھیں کی اولاد یہ بھی ہے صرف ناک کٹی اِن کے اور اوصاف سب ہمارے اوصاف سے ملتے جلتے ہیں اِن کے لحاظ سے اِنکی بھی قدر کرو اِنکی کٹی ناک پر نجاؤ

ہماری اور آریو میں اختلاف

پس واضح رہے کہ ہمارا انکا اختلاف اصول میں تو نہیں ہے مگر انکے دو اصولوں سے ایک شاخسانہ ہے یعنی انکا جو آٹھواں اصول ہے۔

لہ سلسلہ صفحہ (۱۱) کیا تھا۔ مگر آج جیون چرتر کا مطالعہ کرنے سے ہمیں کہیں بھی اس بات کا پتہ نہیں ملتا۔ کہ مسلمانوں یا عیسائیوں کی طرف سے بھی اُنکے ساتھ یہ ہمنواں یا ہندوؤں کی سی بدسلوکی کیگئی ہو۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے دلمیں رشی دیانند کیلئے بڑی عزت تھی۔ چنانچہ جس وقت رشی ۱۸۷۷ع میں پہلی دفعہ لاہور تشریف لائے۔ تو اُن کو ایک مشہور رئیس خان بہادر چند دارھی والے نے اپنے باغ میں بڑی خوشی سے جگہ دی لیکن جسوقت سوامی جی نے مورتی پوجا کا کھنڈن شروع کیا تو کئی مورتی پوجکوں نے باغ کے مالک کو جا کر کہا کہ آپ سوامی دیانند کو اپنے باغ سے نکال دیجیے۔ باقی صفحہ ۱۶

اسکے شق ثانی رانڈ اور رانڈون کی زندگی کے باب مین عیسائی کہتے ہین ایک مرد ایک عورت سے ہی
زندگی باہم قطع تعلق نہین کرسکتے لیکن رانڈکو پورا اختیار ہے کہ دوسرا شوہر کرے اور رنڈوا کو پورا
حق حاصل ہے کہ دوسری جورو کرے قرین انصاف بھی یہی ہے - دیانند کہتے ہین کہ جورو شوہر کا
داغ لگ گیا اب دوسرا بیاہ نہین ہوسکتا اب نیوگ کا بازار گرم ہو یعنے بجاے اس کے کہ رانڈ کو ایک
شوہر کرنیکے دین آپکی صلاح ہے کہ وہ "نیک بخت عورت" گیارہ مردون سے مختلف اوقات مین
جماع کرا کر بچے پیدا کرا لے اور علیٰ ہذا القیاس رنڈوا بھی اسیطرح کرے اور رانڈ رنڈوون کے ان
غیر معروف تعلقات کا نام انکی اصطلاح مین نیوگ ہے - ہمنے کہا کہ اختلافات آنحضرتین اصول کے شق
ثانی کے ایک شائبہ پر ہے مگر شاید یہ کہنا زیادہ درست ہو کہ دونون شق کی کہ ایک شائبہ پر ہے
شق ثانی کی نسبت تو ہم بتلا چکے - پہلے شق مین بھی ایک شائبہ ہے یعنے عیسائی کہتے ہین ایک
مرد کی ایک عورت ہو اور تمام زندگی جب تک وہ جیوین نہ مرد کی کوئی عورت ہو اور نہ عورت
کا کوئی مرد ہو - دیانند کہتے ہین نہین اگر مرد ضعیف ہو جاوے فرض شوہری نہ ادا کرسکے - یا اگر
کرسکے مگر اسکی اولاد نہوتی ہو - یا اگر ہوتی ہو مر جاتی ہو - یا مرے اور جیتی بھی رہے لیکن ہر دفعہ
لڑکی ہی پیدا ہوتی ہو یا عورت حاملہ ہو - یا بدزبان ہو - تو اس نیک شریف قابل عزت مرد
کو اپنی عفیفہ با عصمت پتی برتا فرمانبردار عورت کو کسی قوی مضبوط ویرج بخشنے والے عالیخاندان
مرد کے پاس بھیجنا چاہیے کہ اس سے حاملہ ہوکر اولاد پیدا کرے اپنے شوہر کے لیے بھی اور اس
خوش قسمت مرد کے لیے بھی جسنے نطفہ عاریۃً سود پر دیا - اور یجروید کا وہ منتر پڑھے جسکے معنی میں دس

ف سلسلہ ا صفحہ (۱۳) چنانچہ اس ہندو رئیس نے سوامی جی کو اپنے باغ سے نکالدیا - اسی طرح جب سوامی جی کے لیکچر دلیلیہ
برہم سماج کی برہم مندر میں انتظام کیا گیا - تو برہم سماجیون نے یہ جانکر کہ انکے خیالات برہم سماج سے مختلف ہین - اپنے مندر میں لکچر
دینے کی ممانعت کردی اسیطرح لاہور کی سنت سبھا والون نے بھی سوامی جی کو مکان دینے سے انکار کردیا - جس وقت تمام ہندو
اور برہمو نے سوامی دیانند کو مکان تک دینے سے انکار کردیا - اس وقت لاہور کے مشہور و معروف ڈاکٹر رحیم خانصاحب بہادر
کو کسی نے جاکر یہ ماجرا سنایا انھون نے فوراً اپنی کوٹھی سوامی دیانند کیلیے خالی کردی - باقی آیندہ صفحہ ۱۸

ہی دہر کرنے میں گھوڑ رہے

نے یہ بتلایا ہے: بکمان گھوڑیسے کہتا ہے"
"اے اسپ نطفہ انداز بر کون زنان ہین کہ ساقہاے خود را فراختہ است ۔ نطفہ بینداز او عضو خود را در اندام او داخل کن آن عضو کہ روح افزای زنان است و از دخولش در اندام خویش زنان خوشنود میشوند در اندامش بران!" یجروید ۲۳-۲۱

غرضکہ یہ اختلاف تو آٹھوین اصول کے ایک پہلو پر ہوا اب دوسرا اختلاف سناتے ہین سنو نوین اصول کے موافق عیسائی تو کہتے ہین جو قدیم اور ازلی اور ابدی ہے وہ بجز خدا کے اور کچھ نہین اور اگر وہ تین اقانیم ازلی اور ابدی مانتے ہین تو تینون کو خدا ہی مانتے ہین انہین کوئی فرق نہین کرتے اور انکی وہ وحدت فی التثلیث اور تثلیث فی الوحدت کے قائل ہین انہین کو ساری کائنات کا خالق اور علت العلل و سبب اولی سمجھتے ہین ۔ دیانند کہتے ہین ہماری طریقے مین تو تینون ازلی اور ابدی ہین وجود مگر ایک جڑ ہے اور دو چیتن جنمین ایک کا نام جیو آتما ہے دوسرے کا پرم آتما اور تیسرا پرکرتی انہین سے کوئی بھی اب تک نہ خالی و تنہا و بے تھا تینون ایک دوسرے کے محتاج تینون گل بیان ڈالے ہل مل بنیا کو جاوری رہنا یا ہمیشہ سے رہے اور ہمیشہ تک رہین گے ۔ عیسائی جب اپنے اقانیم کو ایک صفت مین شریک کرتے تو جملہ صفات مین شریک کرتے ہین اور ان کے درمیان فرق نہین کرتے ۔ دیانند ازلیت و وجودیت اور قائم بالذات مین تو تینون کو شریک کرتے ہین مگر ان کے درمیان بڑا اور چھوٹا اور منجھلا مانتے ہین جتے کہ ایک کو بڑا اور دوسرون کو چیتن کہتے ہین ۔

لہ سلسلہ (صفحہ ۱۳) چنانچہ سوامی جی مدت تک ڈاکٹر رحیم خانصاحب کی کوٹھی پر ہی لیکچر دیتے رہے ۔ اگرچہ انھون نے وہان اسلام کا بھی کھنڈن کیا ۔ مگر ڈاکٹر رحیم خانصاحب نے ہندون یا برہمنون کیطرح ان کو اپنے مکان سے جواب نہین دیا بلکہ اسوقت جو پنجاب بھر مین سنٹرل سماج سمجھا جاتا ہے یعنی آریہ سماج لاہور اس کا بنیادی پتھر ۲۴ جون ۱۸۷۷ء کو ایک مسلمان یعنی ڈاکٹر رحیم خانصاحب کے مکان پر ہی رکھا گیا اور وہان پر ہی سب سے پہلے دفعہ سماج مین اپاسنا اور ہون وغیرہ کیے گئے ۔ (۲) دوسرے موقع پر جب سوامی جی کو پھر لاہور آنا پڑا ۔ تو انکو کسی ہندو نے اپنے مکان مین ٹھہرنے کی اجازت نہ دی

تاہم ابھی آریون کے اُن ضمنی اختلافات کی تردید یا تائید نہین کرتے بلکہ صرف اسکا نقشہ دکھلاتے ہین
کردہ کیا ہے اُن لوگون مین عیسائی اور آریون کے اصول کی نسبت جو اگر کوئی غلط فہمی ہو تو رفع
ہوجاوے -

دو اختلاف ور پس ہمکو ان دو گروہون کے درمیان یہی دو اختلاف نظر آتے ہین جنمین سے ایک تو امر
اخلاق و تہذیب سے متعلق ہے دوسرا فلسفہ و حکمت کے متعلق - پہلا اختلاف ہم
بہت اہم سمجھتے ہین کیونکہ اسکا اثر انسان کے اخلاق پر اُسکے حیا پر اور اُسکی نسبت پر پڑتا ہے - دوسرا
اختلاف دین مین چندان مضر نہین کیونکہ خلقت کی علت مادے پر کوئی صحیح اور فلسفیانہ عقیدہ رکھنا
دین مین مخل نہین ہوتا اُسکے ماننے یا نہ ماننے یا اختلاف راے سے انسان کی تہذیب یا شایستگی
متاثر نہین ہوسکتی - مثلاً اگر کوئی مسلمان یا عیسائی یا ہندو اپنے دین کا پورا پابند ہو تو کچھ مضائقہ
نہین جو وہی غلط خیال مانتا رہے کہ آفتاب زمین کے گرد گھومتا ہے - اور زمین ساکن ہے اور چپٹی
ہے یا یہ کہ زمین مدور ہے اور متحرک ہے اور آفتاب کے گرد گھوما کرتی ہے ایسا ہی اگر کوئی مادہ
کی نسبت کوئی فلسفیانہ خیال رکھے تو اُسکے دین مین کوئی خلل نہین واقع ہوسکتا یہی سبب
کہ ہم اس اختلاف کو اختلاف تو مانتے ہین مگر اسکو اہم قرار نہین دیتے - مگر نیوگ کے مسئلہ کی نسبت
جو اختلاف ہے وہ ضرور اہم ہے -

نیوگ

نوٹ - ناظرین دیکھینگے کہ اکثر منتر اشلوک تہذیب سے گرے ہوے ہین کہ مناسب معلوم نہین ہوتا کہ انکو اردو مین ترجمہ کرین - لہذا انکے کی
مناسب سمجھا کہ فارسی ہی مین رہنے دین - فارسی زبان کا ترجمہ بوجہ سنسکرت کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ خلاف محاورہ - آئندہ بھی آپکو ایسے
ہی چند منتر ملینگے - آپ انکو کسی سے ترجمہ کرا کے مطلب پر غور فرماوین - سلطان یہ نوٹ لفظ دیدیا ہے جبکہ صفحہ ۱۴ سطر دوسری

سلسلہ صفحہ ۱۴ - بلکہ اس دفعہ سوامی جی کو نواب نوازش علیخان نے اپنے باغیچہ مین ٹھہرایا - ایکدن نواب صاحب باغیچہ
مین ٹہل رہے تھے - سوامی جی کا لیکچر شروع ہوا - اور اُنھون نے خوب شد و مد سے اسلام کا کھنڈن کیا - نواب صاحب بھی کھڑے
رہے تھے - کئی مہاشیون نے سوامی جی سے عرض کیا کہ آپکے رہنے کیلیے نہ تو کوئی ہندو مکان دیتا ہے - نہ عیسائی نہ برہمو -
نواب صاحب نے مکان دیا تھا - اگر آپ اس طرح اسلام کا کھنڈن کرینگے تو نواب صاحب بھی آپکو مکان سے جواب دینگے - باقی صفحہ ۱۶

تناسخ باطل ہے اور وید ہیچ

ان دو اور اختلاف جنکو بہت بڑا بھی کہہ سکتے ہیں اور بہت چھوٹا بھی
بالکل ہیچ ہیں جس پہلو سے کوئی اُسپر نگاہ کرے ایک تو آریہ سماج کا یہ
اصول ہے کہ وید خدا کا کلام ہے اسکے اندر تمام صداقتیں موجود ہیں دوسرا یہ کہ انسان کی روح مرنے
کے بعد بار بار قالب اختیار کرے گا جیسے دیانند اور گاہے سوہ بکر دنیا میں اعمال کی سزا بھگتنے آتی ہے
یہ اختلاف بہت بڑا اسلیے کہے جا سکتے ہیں کہ عیسائیوں کے دین کے اندر وید کا ماننا نہ ماننا کوئی
بات نہیں اور تناسخ اُنکے عقیدہ میں کوئی جگہ نہیں پاتا۔ اگر وید ایسا ہے تو انکو اُسکی خبر نہیں جس
زبان میں وید ہیں وہ کب کے مر چکی ہے اور نہ وہ عیسائیوں کی زبان ہے تاوقتیکہ اُن کے
سامنے اسطرح کا ہو کر نہ آوے جیسے فونوگراف ہر جگہ سنائی دیتا ہے انھیں کیا معلوم کہ وہ کیا ہی
اور اُسمیں کیا کیا چیزیں ہیں دیانند کے قول کو پرکھنے کا بھی اُن کے پاس کیا سامان اور انکو
اسکے جاننے کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ اگر دین کے لیے ان دس اصول پر چلنے کی لیے ضروری ہے
جو ہم اوپر بیان کر چکے تو وہ دیانند کے سیکڑوں سال پہلے بلا وید پڑھے ان باتوں کو مان رہی ہیں
اگر وہی باتیں وید کے اندر موجود ہوں تو وید کا پڑھنا تحصیل حاصل ہے اور اگر اسمیں ریل تار
غبارہ موٹر وغیرہ بنانے کی ترکیب بھی ہے تو وہ بھی بیکار ہے کیونکہ یہ چیزیں ویدوں کے معنی حل
ہونے سے پہلے حاصل ہو چکیں عقل و فراست سے اور ہماری معلومات میں ایک رائی کے وزن بھر زیادتی
نہ کر سکے۔ پھر تم چار وید مانتے ہو اور ہم چار انجیل پس اگر انجیل پڑھکر ان اعلیٰ اصولوں کہاں لیا
اور اگر یہی اصول ویدوں میں بھی موجود ہیں تو جب تم وید دیکھو ہمارے لیے ویسا ہی عام کر دو

سلسلہ صفحہ (۱۵) سوامی جی نے جواب دیا کہ میں تو نواب صاحب کو جان بوجھکر وید کے دھرم کی خوبیاں سنا رہا
انکے مکان کیوجہ سے میں نے خیالات کو کیسے دبا لوں۔ لیکن نواب صاحب نے خندہ پیشانی سے اُن کے خیالات کو سنا اور
ہمارے ہی باغیچہ میں۔ کہا۔ اگر کسی ہندو کے مکان پر ایسا کھنڈن کرتے تو ہندو یا برہمن کبھی بھی برداشت نہ
کر سکتے۔

(۳) اسطرح جب سوامی جی لاہور سے امرتسر تشریف لے جانے لگے۔ تو انکے آنا رہنے کیلیے۔ باقی آئندہ

جیسے آسمان کے پانی اور زمین کی مٹی اور سورج کی روشنی تو ہم ویدون کے بھی قائل ہو جائینگے
مگر تم ہرگز ایسا نکر سکوگے۔ پس اسطرح یہ اختلاف بہت چھوٹا ہے یا محض برائے نام - اس اختلاف
کو ہم ہیچ بھی کہہ سکتے ہین کیونکہ یہ تمہارا ایک دعویٰ ہے محض خوش اعتقادی جسکو تم ہم پر ثابت نہین
کر سکتے اور ہم پر کیا معنی کسی پر نہین کیونکہ وید کا علم ناپید ہو چکا ہے کوئی وید پڑھ نہین سکتا نہ سمجھ
سکتا ہندوستان کی ۳۰ کروڑ آبادی مین تم وید ہاتھہ مین لیکر نکلو تمکو اس آبادی کا بیس ہزارواں
حصہ بھی نہ ملیگا جو وید کو سمجھ سکے جیسا کہ زندہ جاوید مین ہمارے مرحوم دوست پیارے اکبر
مسیح صبر ہین کر چکے ہین پس اگر وید مین کچھ ہو تو کیا اور کچھ بھی نہو تو کیا بلا وید کے یہ عمدہ اصول ۲۲
کروڑ مسلمان اور ۴۰ کروڑ عیسائی مان رہے ہین۔

تعجب ہے کہ جو باتین بغیر وید کے ۶۲ کروڑ مان سکین وہ باتین بلا وید کے لاکھ دو لاکھ آریہ نہ مان سکین اور
اس اختلاف پر زور دین حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہزارون وید ابھیاشی سناتن دھرم کے
ہندوؤن مین موجود ہین جو قسم کھا کر گنگا اور تلسی اٹھا کے سنکٹ موچن پر ہاتھ رکھکر کہہ رہے ہین کہ
ویدون مین وہ اصول نہین جو ایسا ہونے مان لیے یا جنکا پرچار دیانند جی نے کیا - جب ہم
اس پہلو سے دیکھتے ہین تو اس اختلاف کو کوئی اختلاف نہین سمجھ سکتے بلکہ اس کو بالکل ہیچ
اور صفری شمار کرتے ہین۔

اسیطرح تناسخ کا مسئلہ ہے اسکی تہ مین جو حقیقت سزا و جزائے اعمال ہے اسکو تو ہم تم اور سب
مانتے ہین البتہ ہمکو اس بات سے انکار ہے کہ آج ایک شخص اپنی مان کا بیٹا ہے اور کل اُسکا شوہر

لہ سلسلہ صفحہ (۱۶) وہان پر مکان کی تلاش ہوئی - لیکن کسی ہندو نے اپنا مکان ندیا - آخر ایک مسلمان
رئیس میان محمد جان نے اپنی کوٹھی سوامی جی کیلیے خالی کر دی - میان محمد جان کی کوٹھی مین ہی ۱۲ - اگست ۱۸۷۷ء
کو آریہ سماج امرتسر کی بنیاد رکھی گئی اور وہان پر ہی پرچار تھا - اپاسنا اور ہون یگیہ ہوکر سماج قائم کیا گیا
مذکورہ بالا واقعات سے اس بات کا اندازہ لگا لینا کچھ بھی مشکل نہین ہے کہ جہان ہندوؤن خصوصاً برہمنون
نے سوامی دیانند پر اینٹ پتھر برسائے اُن کو ہر طرح سے بدنام کیا - باقی آئندہ صفحہ ۱۸ دیکھو -

نسان جانور کا جسم لیتا ہے

ہوگا یا آج وہ ایک خوبصورت انسان ہے کل وہ پاخانہ کا کیڑا ہوگا - آج وہ ایک ذہین اور عقلمند شخص ہے کل وہ گدھا ہوگا - جو آج مہارشی اور برہمچاری ہے کل کو وہ شاید مہاد شٹی اور پاجی ہوگا - جنکو اس جنم مین گوشت نصیب نہو سکا کل کو وہ پھاڑ کھانے والا بھیڑیا یا کوئی گوشت خور حیوان ہوگا -

آریونکے سب عمدہ اصول عیسائیون سے لیے گئے ہین

ہم یہ تو دکھلا چکے کہ جن دس اصولون کو ہمنے بیان کیا جنکے ماننے کے لیے آریہ سماجی تمام ہندوستان مین مشہور ہین اُنمین آٹھ تو کلیتہً عیسائیون کے مسلمہ ہمیشہ سے رہے ہین اور دو ایسے ہین جو کچھ اختلاف کے ساتھ مسلمہ فریقین ہین - اب خیال کرکے اور بھی مسرت ہوتی ہے کہ جو دس نیم دیانندکے اپنی سماج کے ایمان و عمل کے لیے مقرر کیے اُنمین سے ہر ایک باستثنا نیم سوم کے عیسائیون کے ایمان و مذہب کے سراسر موافق ہین اور اصولاً کوئی دین ایسا نہین جو انکا انکار کرتا ہو حتی کہ ان نو نیمون کو آریہ سماج کے نام کے ساتھ خاص کرنا بالکل جہالت و زبردستی ہے - ان مین سوائے ایک نیم یعنی نمبری مین جو ویدکی حقانیت کے بارے مین ہے کوئی بھی نہین جسکو آریہ سماج کے ساتھ کوئی خصوصیت ہو صرف تیسرا نیم ہے جس سے آریون اور غیر آریون کے درمیان تمیز ہو سکتی ہے مگر اسکی کیا حقیقت ہے اور یہ اختلاف نگاہ تعمق سے دیکھنے کے بعد کسطرح اُڑ جاتا ہے ہم اوپر دکھلا چکے

چار اختلاف بہرحال اگر اختلاف کی کھوج کی جاوے اور ہر اختلاف کو تحلیل کرکے خورد مین

بقیہ سلسلہ صفحہ (۱۷) اپنے مکانون تک پر ٹھہرنے کی اجازت نہ دی - اور انکو زہر دیا - وہان مسلمانون کی طرف سے اُن کے ساتھ ہمیشہ ہی بطور ایک ولی کے سلوک ہوتا رہا - اور کسی مسلمان نے کبھی کوئی ناجائز کلمہ اُن کے حق مین نہ کہا - بلکہ اپنے مکانون مین جگہ دی - اور سوامی دیانندنے اُن کے مکانونمین رہتے ہوے آریہ سماج کی بنیاد رکھی لیکن تعجب کی بات ہے - کہ وہی برہمن لوگ جو سوامی دیانند کو عیسائیونکا تنخواہ دار اپدیشک کہتے - اُن پر اینٹ پتھر برساتے اور انکو بدنام کرتے - صفحہ ۱۹ - دیکھو -

چار اختلاف پائے ہیں

سے دیکھا جاوے تاکہ ایک گروہ کو دوسرے سے پہچان سکین تو ہم چار اختلاف پاتے ہین اور آریون کے ذیل کے عقیدہ ہین۔

(۱) نیوگ ایک پسندیدہ عمل ہے اسکو جاری کرنا چاہیے۔

(۲) خدا ایک ضرور ہے مگر اپنی ذات مین کافی و وافی نہین بلکہ دو وجودون کا جو اسکے عبر مین ہمیشہ سے محتاج ہے یعنی جیو اور پرکرتی کا۔

(۳) وید خدا کا کلام ہے اس کے اندر تمام صداقتین موجود ہین اور تمام جہان کے علوم و فنون۔

(۴) تناسخ حق ہے روحین بار بار اس دنیا مین کوئی نہ کوئی قالب اختیار کرکے اپنے اعمال کے پھل بھوگنے آتی ہین۔

ہم کہہ چکے ہین کہ آخر تین عقیدہ ایسے ہین جو اخلاق مین چندان حارج نہین اور ہم انکو فراموش کرسکتے ہین اور باوجود ان کے آریون سے میل کرسکتے ہین مگر پہلا عقیدہ ایسا ہے کہ جو اختلاف اس سے پیدا ہوتا ہے اُسکو رفع کرنیکا اور کوئی سامان ہمارے پاس نہین بجز اس کے کہ ہم پکی تردید انکے مسلمہ اصول سے کردین اور ہم دیکھتے ہین کہ اس مین ہم کہانتک کامیاب ہوسکتے ہین پس اسلئے پہلے نیوگ کے مسلہ کو لیتے ہین۔

نیوگ ہم لکھ چکے ہین کہ ہم اور آریون مین صرف ایک اہم اختلافی مسلہ ہے جسکا اثر انسانی تہذیب اور غیرت پر پڑتا ہے وہ ایک مشہور گندہ مسلہ ہے جسکو آریا اپنی اصطلاح مین نیوگ اور عیسائی اپنی اصطلاح مین زنا کہتے ہین عیسویت مین یہ مسلہ ہے کہ جس عورت کا شوہر زندہ ہو اور عورت اُسی حالت مین کسی غیر مرد کے ساتھ جاکر ہم بستر ہوجاے تو یہ زنا

لے سلسلہ صفحہ (۱۰) اپنے مکانون تک مین ٹھہرنے کی اجازت نہین دیتے تھے۔ بلکہ دودھ کے بجائے زہر دیتے تھے آج وہی برہمن لوگ سوامی دیانند کا نام لیکر مسلمانون کو ناپاک۔ اشدہ اور ملیچھ کہتے ہوے اُن کو شدھ کرنیکے واسطے گوبر اور گوموتر کی تجاویز بتا رہے ہین۔ سوامی دیانند اسلام کا مخالف تھا۔ صفحہ ۲۰ دیکھو۔

مرد عورت کو اجازت دی ہے

کہلاتا ہے۔ مگر آریہ سماج کہتے ہین کہ نہین مرد عورت کی ہمبستری محض اولاد کی خاطر ہونی چاہیے۔ اگر اولاد نہوتی ہون تو مرد اپنی عورت سے کہے کہ "اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے مرد کی خواہش کر" (ستیارتھ ۱۵۲ فقرہ ۱۳۰) اور اسی طرح عورت مرد سے کہے۔ ایک احمق شخص نے کسی کے سامنے اپنی لڑکی کی تعریف کی کہ "میری لڑکی باکرہ ہے صرف دو لڑکے جنی ہے اور دودھ اسکا ہمیشہ جاری رہتا ہے"۔ کسی نے کہا کہ "لڑکی کیون کہتے ہو۔ گاے کیون نہین کہتے"۔ یہی حالت آریون کی ہے عورت دس غیر مردون سے خلوت کر سکتی ہے دس اولاد پیدا کر سکتی ہے۔ مگر کہلائے گی "نیک بخت ہی"۔ جب نیک بختون کی یہ حالت ہے تو بدبختونکی کیا حالت ہوگی۔؟!

ویدک دور منظلمہ

دنیا کی ابتدائی دور مین جسکو دور منظلمہ کہنا چاہیے بعض ایسے خشک دماغ فلاسفر بھی پیدا ہو چکے ہین۔ جنکا خیال تھا کہ پُرش اور استری کی پیدایش کی کارن سلسلۂ تناسل و توالد کا جاری رکھنا ہے۔ عورت کو کبھی معطل نہ رہنا چاہیے۔ ہمبستری کے لیے کوئی قید یا شرط کا ہونا لازم بھی نہین۔ خواہ ما ہو یا بہن۔ لڑکی ہو یا کوئی اور ہرچہ پیش آید خوش آید کا عمل درآمد ہونا چاہیے۔ اس مسئلہ کی آریون مین اسقدر عزت ہونے لگی۔ اور آریون نے یہان تک اس پر اپنی دلچسپی ظاہر کی کہ ویدون اور اُپنشدون وغیرہ کے اوراق اس سے رنگے گئے۔ اور منو مہاراج کو کہنا ہی پڑا کہ " مان بہن لڑکی ان سب کے ساتھ اکیلے مکان مین نہ رہے کیونکہ اندری بہت بلوان ہین پنڈتون کو بھی بُری راہ مین کھینچ لیجاتی ہین " (منو $\frac{۲}{۲۱۵}$) مگر افسوس

والدہ کے ساتھ جماع

کہ منو مہاراج جیسے شخص بھی اس برے فعل کے اثر سے نہ بچ سکا۔ اور والدہ سے جماع کرنے والونکے لیے ایک خاص قسم کی سہولیت پیدا کر دی "بہیشتم وغیرہ

لہ سلسلہ صفحہ (۱۹)، لیکن وہ مسلمانون کا مخالف ہرگز نہین تھا۔ سوامی دیانند کے سامنے جہان کہین ابھی کوئی آزاد خیالات کا مسلمان آتا تھا۔ وہ اُس کو اپنا مددگار سمجھکر آدر ستکار کرتے تھے۔ چنانچہ جسوقت سوامی جی اجمیر تشریف لیگئے۔ ایک مسلمان مہاشے مولوی مراد علی نے گئو رکھشا کے بارہ مین اُنسے بات چیت کرتے ہوے کہا کہ آپ کی تمنا

اُنیس[۱۹] رچا اور نت سنگ اہو درتنگ آٹھ رچا اور سہسر شیر کہا جو پرس سوکت نام وید کا حصہ مشہور ہے اُنھون کو ۱۶ دفعہ ہر روز ایک مہینہ تک جپ کرے تو والدہ کے ساتھ جماع کرنے کے پاپ سے چھوٹتا ہے۔" (منو ۲۵۱/۱۱)

جو رہے سہے خدا کا خوف باقی تھا وہ بھی گدہے کے سینگ کی طرح غائب ہو گیا۔ یہ فعل بدستور اب تک آریوین جاری ہے جنکو وام مارگی کہتے ہین۔ شت پتہ برہمن — جو بقول کھرے اور اصلی ہندوؤن کے وید مقدس اور بقول سماجیون کے وید مقدس کی مستند تفسیر ہے۔ آریونکے

لڑکی کے ساتھ جماع

رشی اس مسئلہ پر خاص روشنی ڈالتی ہے۔" پرجاپتی نے اپنی لڑکی سے آشنائی کی اور خیال کیا کہ مین اس کے ساتھ جفت ہو سکتا ہوں اور یہ خیال کرکے وہ جفت ہو گیا۔ یہ کام درحقیقت دیوتاؤن کی نظرون مین معیوب تھا اور اُنھون نے خیال کیا کہ جو اپنی لڑکی اور ہماری ہمشیرہ کے ساتھ ایسا فعل کرتا ہے وہ حقیقت مین گناہ کرتا ہے۔ تب دیوتاؤن نے اُس دیوتا سے جو کہ جانورون مین حکومت کرتا ہے (ردر) التجا کی اور کہا کہ آپ اسکو جو کہ اپنی لڑکی اور ہمارے ہمشیرہ کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔ اسکا عضو چھید دیجیے (پرش سوکت کیون نہین پڑھا گیا؟ سلطان) تب رودر نے نشانہ لگا اسکو چھید دیا۔ اُسوقت اسکا آدھا تخم زمین پر گر پڑا لہذا یہ واقعہ اسطرح گذرا۔ اس موقع کا لحاظ رکھا اُس رشی نے یہ کہا ہے کہ جب لڑکی کے ساتھ اُس کے باپ نے جفتی کھائی اور جفتی کی حالت مین اُسکا تخم زمین پر گر پڑا (دیکھو رگ وید ۱۰-۶۱-۷ منترہ سے ۹ تک جہان اس واقعہ کا ذکر ہے۔ سلطان) یہ تخم پھر اُس منتر کی شکل مین ہو گیا (دکھا) جسکو اگنی مرت کہتے ہین۔

لہ سلسلہ صفحہ ۲۰ (" ہندوستان جیسے ملک مین گئو مارنا بالکل حماقت اور نادانی ہے اور یہ کہ گائے کے مارنے مین مسلمانی نہین دھری ہے۔ لہذا سوامی جی مجھ سے بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ آج سے ہم تم کو اپنے اراد ونکا ایک ستون سمجھتے ہین۔" (جیون چرتر صفحہ ۴۲۰)

اس ذراسی بات سے اسبات کا پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ سوامی جی کسطرح مسلمانونسے محبت کرتے تھے ہ صفحہ ۲۲ دیکھو۔

جب دیوتاؤنکا غصہ ٹھنڈھا ہوا تو اُنھون نے پرجاپتی کی مرہم پٹی کی اور رُودر کا تیر اُس سے نکالا
(شست پتہ برہمن کانڈ ۱-۱ ادھیا ۷- برہمن ۴)

گوکہ یہ فعل کسی عیاش کا ایجاد کیا ہوا معلوم ہوتا ہے جو حد درجہ کا شہوت پرست تھا - مگر
ہندوستان چونکہ گرم ملک ہے اور گرم ملک مین شہوت کا ہیجان نسبتہً زیادہ ہوتا ہے لہذا
ایسے افعال کا سرزد ہو جانا بعید از قیاس نہین -

خدا کا مسکن

اول تو اس فعل کو کسی نے برا ہی نہین سمجھا - اور اگر کسی نے سمجھا بھی تو مقتضائے
وقت و میلان طبائع اس سے چشم پوشی کی - جسکا نتیجہ یہ ہوا اور ہونا چاہیے تھا
کہ نوجوانون کی ایک گروہ - جو بظاہر اہل الرائے اور سنجیدہ سمجھے جاتے تھے - اسکی تائید کرنے
لگے اور اس زمانہ کے مذاق کے مطابق عقلی و نقلی دلائل سے اسکو ایک امر ضروری ثابت
کرنے لگے بعضون کو تو اس نے اسقدر اندھا اور گرویدہ بنا لیا کہ خدا کا خاص مسکن آلہ تناسل کو
قرار دیا " گارگیہ نے کہا - جو یہ جل مین اور منی مین اور دل مین پرش ہے مین اُسکی برہم
کی طرح اُپاسنا کرتا ہون " (برہدآرنیک اُپنشد ۲ ادھیاے پہلا برہمن ۹ آیت) ایک اور
عیار نے اس سے بھی آگے قدم رکھا اور صاف کہدیا کہ " خدا نابھی سے دس اُنگل کے
فاصلہ پر رہتا ہے " (ایش اُپنشد منترہ ۵ و ۶ بحوالہ دھرم کی کسوٹی)

آریون کی بدتہذیبی

زمانۂ حال کے فلاسفر حیوان
....
کو انسان کے درجہ تک پہنچانیکی کوشش کرتے ہین - مگر اس مسئلہ نے جسکی بنیاد
وید ہے آریونکو انسانیت سے حیوانیت کے درجہ تک پہنچا دیا - بے حیائی

لہ ۔ امسلہ صفحہ (۲۱) اور ان کو وہ شواش پاتر سمجھکر اپنے ارادونکی تکمیل کا ذریعہ بناتے تھے - سوامی جی مین یہ بڑی بھاری
خوبی تھی - اگر وہ اسلام کے مخالف تھے لیکن وہ مسلمانون کے مخالف نہین تھے - کیونکہ اگر وہ اسلام کی مخالفت کے ساتھ
مسلمانون سے بھی نفرت کرتے - تو وہ سخت تنگ دل سمجھے جاتے - یہی وجہ تھی کہ مسلمان بھی اُن کے کھنڈن کو برا نہین
مانتے تھے - لیکن موجودہ آریہ سماج مین آریہ سماج کے جو کارکن اسلام کا کھنڈن کرنا ضروری سمجھتے ہین -" صفحہ ۲۳ - دیکھو

...ر سوائی کی یہ کیفیت تھی اور ہے کہ رشیون اور منیون نے نہایت بدتہذیبی کے ساتھ مجامعت
...طریقہ مجامعت کی تشریح روحانی کتابون مین لکھنے لگے۔ چنانچہ ورہدآرنیک اپنشد والے نے

...نشدون پر ایک ...ی کی رائے

اسکو اس بیہودگی کے ساتھ لکھا ہے جسکی نسبت ایک گرڈ آریہ کی یہ راے ہے
جو اپنشدون کے مفسر بھی ہے" اس (۴ برہمن) مین بہت سے مقامات
اتنے فحش ہین۔ کہ ترجمہ کرنا مشکل ہے اسلیے بالکل ترک کردیے گئے انگریزی
...رجمون نے بھی بالعوض انگریزی کے لاطینی مین ترجمہ کیا ہے اور ہندی ٹیکا کارون نے صرف
...سنسکرت مین لکھدیا ہے۔ ہم چاہتے تھے۔ کہ فارسی مین اسکا ترجمہ کرین مگر یہ بھی فضول معلوم
...ا۔ چھوڑدینا ہی بہتر سمجھا۔ (دیانند کے پاس بھیجتے وہ انمین کوئی تاویل کرتے سلطان)
...طرح ۲۲ اور ۲۳ کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا۔ جن صاحبان کو ان کے متعلق جاننا ضروری
...وم ہو وہ اصل کو دیکھکر اپنی تشفی کرلین" (ورہدآرنیک اپنشد ۱۶۴ مترجمہ
...بوہرت لال)

...ونکی ...یائی

جب ہم ویدون کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہین تو ہماری حیرت دوگنی ہو جاتی ہے۔
گو انسانو نکی انسان سے جفتی کرنا ناجائز طریقہ پر صد درجہ کا شہدپن ہے۔ مگر جس بیہودگی
کا ذکر ویدون مین ہے یہ اسکے سامنے ہیچ ہے۔ ویدونکا طریقہ ہمیشہ اس مقولہ کے
...صداق رہا کہ زن نگردد گرد مرد نیک بخت ۔ گرد آن گردد کہ دارد ضرب سخت * ویدون نے
...ون کو ایک ایسی شے سے انڈیوس کردیا جو سطبری و کلفتی مین مردون کے اس سے دوچند
...ین بلکہ سہ چند و چہار چند تھی۔ پھر کیا تھا عورتون نے اسکو نعم البدل سمجھکر وید مقدس مین اس
...ی کاوون اظہار کرنے لگین کہ:

...سلسلہ (صفحہ ۲۲) وہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری خیال کرتے ہین۔ کہ مسلمانون سے بھی نفرت کیجاوے۔ گویا ایک کے
...دو بیبیون کا ہی ناش کردینے کا وعظ کرتے ہین۔ جو آج تک دنیا مین کسی دھارمک سوسائٹی یا ریفارمر نے
...کیا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان آریہ سماج سے دن بدن کشیدہ ہوتے چلے جارہے ہین۔ صفحہ ۲۲۔ دیکھو۔

ویدونکی بیہیائی

نیوگ گھوڑوں سے

گھوڑون اور عورتونکی حقیقت

"ای اسپ من در رحم خود نطفہ تو کزو حمل قرار میگیرد میگیرم - تو ہم آن نطفہ را در رحم من بنیداز" یجروید ۲۳/۱۹

گھوڑون کی ضرب سخت سے اسقدر محظوظ ہونے لگین کہ گھوڑون کے آلۂ تناسل کو اپنے ہاتھون مین لے کر اپنے رحمو نمین ڈالتی تھین -

"اسپ عضو خود در جسم زن می افگند - زن عضو اسپ را بدست خود کشیدہ در جسم خود داخل می کند" یجروید ۲۳/۲۰

یجروید

فی الحقیقت مسئلہ نیوگ وہ حیا سوز مسئلہ ہے - جسپر قلم اُٹھانا بھی داخل بد تہذیبی ہے - مگر ہم معذور ہین - انسانی تہذیب اور انسانی ہمدردی ہمکو مجبور کرتی ہے - کہ حتی الامکان ہم آریون کو سمجھا ئین ہم روحانی ڈاکٹر ہین یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن پھوڑون اور ناسورون کو چیر پھاڑین جو اپنے اندر متعفن مواد جمع کر رہے ہین - اور پھر اپنے ہاتھون اور اوزار کو دھوئین - چنانچہ مین ناظرین کو یقین دلاتا ہون - کہ اس مسئلہ کے لکھنے کے بعد مین اپنے قلم کو دھو چکا ہون - اور اُس سیاہی کو گرا چکا ہون جس سے یہ مضمون لکھا گیا ہے -

بمبئی مین ایک تصویر

جب مین بمبئی مین تھا وہان ہندوؤن کی دُکانون مین ایک ایسی تصویر دیکھی تھی جسکا سر گھوڑے کا اور باقی حصہ انسان کا تھا - معلوم ہوتا ہے کہ یہ اُس زمانے کے "نیکبخت" عورتونکی نسل کی یادگاری تصویر ہے -

لنگ پرستی

لنگ

غرضکہ دن دوگنی رات چوگنی اسکی ترقی ہوتی رہی - اب اسبات کی ضرورت محسوس ہونے لگی کہ ذکر کی کوئی صورت بنا کر اسکی پرستش کرنی چاہیے - چنانچہ مندرون مین گلیون مین بازارون مین پتھر کا ایک ٹکڑا بلکہ اُسکا ایک جزو یعنی لنگ کی صورت پر تراش کر تبرکا

لـہ ستیارتھ صفحہ ۲۲۳ ، کیا سبب ہے کہ مسلمان عیسائیون سے اسقدر آزردہ نظر نہین آتے - حالانکہ عیسائی اسلام کا کم کھنڈن نہین کرتے سبب یہی ہے - کہ وہ جہان اسلام کا کھنڈن کرتے ہین وہان مسلمانون کو ناپاک یا اشنان تصور نہین کرتے - یہی سپرٹ سوامی دیانند کی تھی - باقی آیندہ صفحہ ۲۵ دیکھو -

رکھدیا گیا - یعنی جو خاص تھا وہ عام کردیا گیا - جو قیمت سے ملتا تھا اب وہ مفت ملنے لگا جسکے دیدار نصیب نہین ہوتے تھے - اب آنکھون سے دیکھنے لگے - اسکو ٹٹولنے دیکھنے بھالنے لگین - اگر کوئی حصہ سمجھ مین نہ آیا تو پتاجی سے دریافت کرنے پر پتاجی تبلادینگے کہ بیٹی وہ یہ چیز ہے ”اسکی تصویر نے دلون مین گرمی“ (سوانحعمری دیانند) پیدا کی - گرمی سے آتش - آتش سے شوق بڑھا - جدائی دشوار ہونے لگی تو گھرون مین بھی اسکی تصویر رکھنے لگے - چنانچہ دیانند کے والد نے ایک دفعہ دیانند سے کہنے لگا ”پارتھون پوجن ارتھات مٹی کا لنگ بناکر پوجن کیا کر“ (سوانح عمری ۱۴)

وام مارگی

وام مارگی جو آج تک ہندوستان مین بکثرت موجود ہین اور جو ”ویدون کے قول پر چلتے ہین“ (سوانح عمری ۸۰۰) ویدک زمانے کے زندہ شاہد ہین یہ لوگ ”ایک پوشیدہ جگہ مین کہ جہان سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہین آنے دیتے - عورت اور مرد جمع ہوتے ہین - وہان (مرد) ایک عورت کو برہنہ کرکے پرستش کرتے اور عورتین کسی مرد کو برہنہ کرکے پرستش کرتے ہین - پھر کوئی کسی کی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی کوئی کسی اور کی یا اپنی مان - بہن - بہو وغیرہ کو (جو وہان) آتی ہین دیکھ سکتا ہے) ایک برتن مین شراب بھر کر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال مین دھر کر وہان رکھدیتے ہین جو انکا آچاریہ ہوتا ہے وہ شراب کے پیالے کو ہاتھ مین لیکر بولتا ہے کہ ”بھیرواہم“ ”شیواہم“ یعنی مین بھیرو و شیو ہون - اور یہ کہکر پی جاتا ہے - پھر اسی جھوٹے برتن سے سب پیتے ہین اور جب کسی کی - عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کرکے یا کسی مرد کو برہنہ کرکے ہاتھ مین تلوار دیتے ہین تو اُس عورت کا نام دیوی اور اُس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہین - اُن کے اعضا

لہ سلسلہ صفحہ (۲۴) وہ مسلمانون سے اسقدر محبت اور انکی اسقدر عزت کرتے تھے - کہ خود مسلمان اصحاب بھی انکو اپنے مکان مین ٹھہرانا باعث عزت و فخر سمجھتے تھے - جسکا مطلب صاف ہے کہ وہ عقائد کیوجہ پرانسانون سے نفرت نہین کرتے تھے - جسوقت سوامی جی ۲۲ - اگست ۱۸۷۳ء کو علیگڈھ پونچے - باقی صفحہ ۲۶ -

نامل کی پرستش کرتے ہیں - پھر اُس دیوی یا شیو کو شراب کا پیالہ پلاکر جو جھوٹے برتن سے
سب لوگ ایک ایک پیالہ پیتے ہیں پھر اُسی طرح سلسلہ وار پی پی کر نشہ میں چور ہو جاتے
ہیں - چاہے کوئی کسی کی بہن لڑکی یا ماں کیوں نہو جسکی جسکے ساتھ خواہش ہو اُسکی ساتھ
بدفعلی کرتے ہیں" (ستیارتھ پرکاش ۳۶۹)

شاستروں کی کرتب

مختصر یہ کہ جو کچھ ہوا ویدوں اور شاستروں اور اُپنشدوں کی بدولت ہوا اور
ہو رہا ہے ہندوؤں کا ایک تعلیم یافتہ شخص لکھتا ہے کہ "بعض لوگ کہتے ہیں
کہ انگریزی عملداری میں شراب خواری کو ترقی ہو گئی اور ہوتی جاتی ہے
میری رائے میں یہ خیال غلط ہے شاستر کا ایک اشلوک ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ نہ شراب
پینا گناہ ہے نہ گوشت کھانا نہ جماع کرنا - اگر کوئی ایسا کرے تو خاصہ سرشت انسان کا ہے
لیکن اگر نہ کرے تو بہتر ہے" (پنڈت کامتا پرشاد صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر بجنور - ازانگریزی
راج نمبر ۴۲ جلد ۱ - الہ آباد)

ویدوں کا داغ نہیں جا سکتا

وید کے مفسروں نے نہیت کچھ کوششیں کیں
کہ وید کے چہرے سے یہ بدنما داغ دور ہو جاوے - سائن و مہی دھر وغیرہ جو
خاصکر ویدوں کے حامی اور رنگ چڑھانے والے تھے - ملمع چڑھاتے چڑھاتے
تھک گئے - اِن سب کے عیار اُستاد دیانند جو اِس فن میں آپ ہی اپنی مثل تھے یہ بھی
مایوس ہو بیٹھے اگر مہی دھر وغیرہ نے عورتوں کو گھوڑوں سے ہمآغوش کرایا تو اُس نے دس
غیر مردوں سے - ویدوں کی کوئی ہزار تفسیر لکھے جسطرح چاہے لکھے مگر لکھے گا وہی جو مہی دھر
وغیرہ نے لکھا "سیر بال بھر اِدھر اُدھر نہیں کر سکتا" ع گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ
بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد

سلسلہ صفحہ (۲۵) تو انکی ملاقات کیلیے بمبئی سے مسٹر مول جی ٹھاکرجی مسٹر ہریش چندر - چنتامنی - اور مسٹر شیام جی
کرشن ورما بھی تشریف لائے - سر سید احمد خان صاحب مرحوم نے سوامی جی کی مع دیگر اصحاب کے دعوت کی -
سوامی جی نے اُن کی دعوت کو قبول کیا - لیکن بوجہ علالت طبع اُس میں شامل نہو سکے " باقی صفحہ ۲۷

دیانند اور نیوگ

دیانندجی ہندوؤن کے اُس فرقے مین سے تھے جنکے رگ وریشہ مین لنگ پرستی سرایت کرگئی تھی۔ بارہا آپکی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے۔ اُنکی قدر و منزلت کو ہم ایسا جلد فراموش نہین کرسکتے تھے۔ پس ایسے شخص سے اگر کوئی اس قسم کا فعل جیسے نیوگ وغیرہ سرزد ہوجائے تو ہم اُسکو معذور سمجھتے ہین۔ اور ہم دیانند جیسے شخص کی نسبت کسی طرح یہ خیال نہین کرسکتے کہ اُنھون نے عمر بھر کبھی بھی نیوگ نہین کیا ہوگا۔ اُس نے صاف کہدیا ہے کہ ”نیوگ کے نکرنے مین گناہ ہے“ (ستیارتھ پرکاش ۱۴۶ فقرہ ۱۲۱) اور نہ ہم اُسکی نسبت یہ کہہ سکتے ہین کہ وہ منافق تھے یعنی ظاہر مین کچھ اور باطن مین کچھ۔ ظاہر تو نیوگ کا دلدادہ اور باطن مین اُس سے دور اُفتادہ اور نہ یہ بات کسی مصلح یا ریفارمر کی شایان ہے کہ جس بات کے کرنے پر لوگون کو ہدایت کرے خود اُس کے کرنے سے گریز کرے یا اگر کرے تو خفیہ طور پر۔ اور نہ ہم آریہ سماجیون کی یہ شان سمجھتے ہین کہ اُنھون نے سستی و غفلت سے کام لیا۔ اور ایسے ”برہمچاری“ اور ”سہارتھی“ اور ”خوبصورت“ جوان سے جنمین وہ تمام صفتین موجود تھین جو ایک نیوگ کرنے والے مین ہونی چاہیے۔ نطفہ نہین لیا یا کسی باعصمت اور ”نیکبخت“ عورت سے نیوگ نہین کرائے۔ حالانکہ دیانندنے ”اپنی پرانی

دیانند کی کمزوری

تصنیفون کی کمزوریون کو اپنے مُنہ سے شہر پونا مین اپنے جیون چرتر سناتے ہوے بغیر کسی بخشش و پیچ کے خود برنن کیا“ (سوانح عمری ۹۰۸) ہم پوچھتے ہین کہ یہ کمزوریان کیا تھین۔ آریہ سماج نے جہان اور رطب و یابس کو قلم بند کیا ہے وہان ان کمزوریون کو بھی کیون قلم بند نہین کیا۔ اگر وہ ایسا کرتے تو منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہتے۔ پس ہم ڈنکے کی چوٹ پر لکھتے ہین کہ ان ”کمزوریون“ مین سے ایک نیوگ بھی ہوگا

لے سلسلہ صفحہ (۲۶) کمر باقی اُنکے تمام اصحاب جو کہ بمبئی سے آئے تھے۔ سر سید احمد خان کے مکان پر دعوت مین شریک ہوے۔ اُسی موقع پر کنور جوالا پرشاد جی نے سوامی جی سے سوال کیا کہ ”غیر قوم و مذہب والون کے ہاتھ کا پکا ہوا یا چھوا ہوا کھانے سے دھرم والون کو کچھ نقصان ہو سکتا ہے یا نہین۔ باقی صفحہ ۲۸

بھی ہے۔ جسکو دیانند نے خود بھی زبان سے اقرار کیا ہے" ایک دن سوامی جی نے رانا صاحب کو کہا تھا کہ لڑکا ہونیکی ہمکو آشا ہے۔ انھون نے کہا پھر آپ تب تک رہین۔

نیوگ کا ایک رول

سوامی جی نے کہا کہ ہم ستدہ نہین یہ سب ایشر آدھین" (سوانح عمری ۵۶۰) دیانند زیادہ دن کیونکر رہ سکتے نیوگ کا ایک رول ہے کہ" نیوگ شدہ عورت و مرد دو حمل کے ٹھہرنیکے بعد قطع تعلق کر دین" (ستیارتھ پرکاش ۱۴۵ فقرہ ۱۱۶) اس لیے دیانند نے لڑکے کی خوشخبری سنا کر خود رفوچکر ہو گیا۔ اس سے کوئی آریہ بچہ انکار نہین کر سکتا ہے اور نہ قرائن سوجہ ہمکو انکار کی اجازت دیتے ہین۔

دیانند کی عیاشی

جب ہم دیانند کی سوانح عمری کو پڑھتے ہین۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ انکی طبیعت مین بھی وہی باتین موجود تھین جو ایک عیش پسند شخص مین ہونی چاہیے۔ مثلاً کرشن ابرک (ابرک سیاہ) کا کشتہ کھانے کی عادت جو شہوت ابھارنے مین بیمثل ہے۔ دیانند کی اس بدفعلی پر کسی نے اعتراض بھی کیا تھا" پنڈت گنگا رام جی کہتے ہین کہ ..... ہم نے کہا کرشن ابرک ہمنے ایک برہمچاری سے لیا تھا۔ جسکے ایک چانول سے بوڑھے کو طاقت جوانی کی ہوتی ہے۔ سات دن کے خوراک ہے فرمایا (دیانند نے) کہ کرشن ابرک میرے پاس ہے سے لینا چنانچہ انھون نے پڑیا باندھکر دی مینے نہین لی مینے کہا کہ مجھے سب کھلا دو انھون نے انکار کیا آخر الامر میرے ضد کرنے پر میرے روبرو کھایا۔ تب مین نے کہا کہ کامدیو (شہوت) سبکو خراب کرتے ہے تم کیونکر تجے ہو" (سوانح عمری ۴۹)

"ابرک کا کشتہ انکے پاس تھا فرماتے تھے ہم کبھی کبھی ابرک کا کشتہ کھایا کرتے ہین" (سوانحعمری ۳۱) دیانند نے ابرک کھانیکی کوئی معقول وجہ نہین تبلائی جس سے ہمارے

ل سلسلہ صفحہ (۲۷) اور اس مین کچھ برائی بھلائی ہے یا نہین۔ سوامی جی نے جواب دیا کہ کچھ برائی ہے نہ بھلائی جیون چرتر صفحہ ۳۰۵" جس کا صاف مطلب ہے۔ کہ سوامی جی آجکل کے آریہ سماجی ہندؤن یا ہمنون کیطرح مسلمانون کے ہاتھ کا پکا ہوا یا چھوا ہوا کھانے مین آن بیہودہ دلائل کے قائل نہین تھے" باقی صفحہ ۲۹

زبان کی اور تقویت ہوتی ہے - دیانند کا یہ فعل درحقیقت شہدون کا فعل تھا اور قابل اعتراض - مگر دیانند مجبور تھے - انکا پیشہ اسی قابل کا تھا - اس کے علاوہ وہ کھانا بھی حد سے زیادہ کھاتے تھے تاکہ منی کے سرچشمہ مین کمی واقع نہو" میلہ مین باوجود زیادہ احتیاط کے بھی سوامی جی بیمار ہوگئے - اور بدہضمی سے اسہال شروع ہوگئے جنھون نے بہت تکلیف دی" (سوانحعمری ۶۲۳) وار چینی چبانا شربت پیا حقہ پیا ہلاس سونگھنے کی بھی علت لگی ہوئی تھی - اور پان کی گلوریان کھانا اور نرم وملائم گدون پر بیٹھنا - ہاتھ پانون دبوانا یہ ایسی باتین ہین جو لکھنؤ والونکو بھی نہین سوجھتی - دیانند نے جو سنیاس لیا تھا شاید اسی غرض سے -

دیانند کی بدہضمی

دیانند کے مرض موت سے بھی ایک گونہ شک ہوتا ہے - سوانح نگار نے لکھا ہے کہ" مولف نے معتبر ذریعہ سے تحقیق کر کے معلوم کیا ہے کہ دودھ مین جیبنی کے ساتھ کانچ باریک پیسکر دیا گیا تھا" (۶۹۰ سوانح عمری) پھر لکھا ہے کہ" منھ حلق زبان تالو سر اور ماتھے پر بہت آبلہ پڑ گئے" (سوانحعمری ۶۶۲) "بلکہ سرب انگ کے اوپر پھپھولے پڑ گئے" (سوانح عمری ۶۷۰) اسی سوانح عمری مین لکھا ہے کہ پہاڑ سے لوٹتے وقت دیانند نے ایک اسٹیشن پر دہی کھا لیا" وہی معز پڑا اور مر گیا - (سوانح عمری ۶۷۷) جب ہم ان مقدمات کو مرتب کرتے ہین تو ہمین شک کرنیکا موقعہ ملتا ہے کہ ممکن ہے کہ دیانند کے بدن مین کسی قسم کی گرمی سما گئی ہو - اور کانچ کا بہانہ ہو -

دیانند کی مرض موت کی تفتیش

کیونکہ کانچ کو جسطرح چاہو پیس لو وہ شکر کی طرح تحلیل نہین ہو سکتی - جاہل سے جاہل شخص بھی پیتے وقت محسوس کر سکتا ہے - زبان اور حلق کے کٹ

کانچ کا اثر

---

[1] سلسلہ صفحہ (۲۸) جو کہ اج کل پیش کیجاتی ہین - بلکہ وہ جو ٹھا کھانے کے برخلاف تھے - لیکن موجودہ آریہ سماج مین تو سوال ہی ہندو محمڈان کا گھس گیا ہے - قومیت کی بیہودہ لہر نے دھرم کے جوش کو ماند کر دیا ہے اور یہ آریہ سماج کی بدقسمتی کے آثار ہین ۔ سلطان [2] دیکھو دیانند کی سوانح عمری نمبر ۳ ۱۸ ۵ ۲۸ ۵ ۲۷ ۲۶

جانیکا بھی احتمال ہے - مگر دیانند کو کانچ کی حس نہو تو تعجب ہے - شاید بھنگ کے نشہ مین ہو۔ جہان تک علم طب کا ہم نے مطالعہ کیا ہے - ہم کو کانچ مین کوئی جزو ایسا نہین ملا جسکی وجہ سے "سرب انگ کے اوپر پھپھولے" پڑے البتہ اس کے کھانے سے آنت - دل و جگر کٹ جاتے ہین - جسکی موت فوری موت ہونا چاہیے - اور دہی کے کھانے سے مسموم کو بجاے نقصان کے فائدہ ہی ہوتا ہے -

دہی کا اثر

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جس نے جمال گوٹہ وغیرہ کھا لیا ہے دہی کھانے سے وہ اچھے ہو گئے - اسیطرح افیون کھانے والے وغیرہ سمیات کے کھانے والون کو دہی سے ہی فائدہ ہوا ہے - برخلاف اس کے امراض محرقہ کیلیے

آتشک و سوزاک

جیسے آتشک و سوزاک وغیرہ جنکی علامت "منہ - حلق - زبان - تالو - سر اور ماتھے پر" آبلون اور پھوڑون کا ظاہر ہونا ہے - یا پیشاب کا شل کوئلہ سیاہ ہوجاتا ہے - جیسے دیانند کا "انکا پیشاب شل کوئلے کے تھا" (سوانح عمری ۱۷۰) دہی مضر نہین بلکہ زہر قاتل ثابت ہوا ہے - لہذا ہم کو اس شک کا فائدہ ملنا چاہیے کہ یہ مرض کانچ کے سبب سے نہ تھا بلکہ کسی نیوگن کی وجہ سے دیانند کو لاحق ہوا تھا جو دہی کھانے کے سبب سے مرض بگڑ گیا اور انجام کار موت ہوا۔

نسخے کی تحلیل

جب ہم اُس نسخے کو دیکھتے ہین جو دیانند کے لیے تجویز ہوا تھا - تو ہمارا شک بھی باقی نہین رہتا نسخہ یہ ہے "بنس لوچن - اور انار کا پانی پاؤ بھر استعمال کیلیے بتلایا اور تھوڑا شربت انار ڈالکر بتلایا" (سوانح عمری ۸۶۰) بنس لوچن بینے طباشیر سرد خشک دوسرے درجہ مین - منہ کے چھالے اور رال بہنے کو مفید دل و معدہ کو طاقت دیتا ہے - اسیطرح انار سرد خشک ہے - خون کا جوش ہٹاتا ہے - قے - دست تھجلی کو نافع ہے - پس یہ دونون جزو سواے امراض محرقہ کے استعمال نہین ہوتے -

دیانند نے بذات خود نیوگ کیا یا نہین کیا ہماری بلا سے اب ہمکو ذرا آگے چلکر یہ دیکھنا ہے

نیوگ کسلیے کیا جاتا ہے

آریون کا نیوگ کس لیے ہوتا ہے۔ لڑکے کیلیے یا کام دیو کے لیے۔ ان ایام مین جبکہ عیسائیون اور مسلمانون کی طرف سے اعتراضات کے بوچھاڑ پڑنے لگی تو لگے آریے رونے اور پیٹنے کہ "نیوگ محض اولاد کیلیے کیا جاتا ہے" (آریہ مسافر جلندر بابت جون ۱۹۱۰ء)۔

عیسائی اور مسلمان ہمین ناحق شرم و غیرت دلاتے ہین۔ اگر صرف لخت جگر کے لیے اسقدر رسوائیان گوارہ کی جاتی ہین تو کسی قدر قابل داد ہین کیونکہ یہ کوئی نئی بات ان کے لیے نہین ہے اُن کے پشت ہا پشت سے یہ بات چلی آتی ہے۔ مگر دیانندی نیوگ عجب بھول بھلیان ہین "اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ مین ...... نرہا جاوے۔ تو کسی سے نیوگ کرکے اُس کے لیے اولاد پیدا کردے۔ لیکن رنڈی بازی اور زناکاری کبھی نہ کرے" دستیارتھ پرکاش ۱۵۴ فقرہ ۱۴۶)

آریون کی "رنڈی بازی زناکاری" ایسی نہین جس طرح ہم سمجھتے ہین اُن کی رنڈی بازی و زناکاری" کے سر پر دو سینگ ہوتے ہین۔ اہم پھر پوچھتے ہین کہ جب عورت "حاملہ" ہے تو نیوگ کیون کیا جاتا ہے۔؟ کیا اس لیے نہین کہ "کام دیو سبکو خراب کرتے ہے" (سوانح عمری ۴۹)

نیوگ شہوت کیلیے ہوتا ہے

دیانند لکھتا ہے کہ "جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیان ہی ہون۔ لڑکے نہون تو گیارھوین برس تک اور جو بدکلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی اُس عورت کو چھوڑکر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے" ستیارتھ پرکاش ۱۵۲ فقرہ ۱۴۰)

نیوگی فرقے سے ہم پھر سوال کرتے ہین۔ کہ کیا لڑکیان اولاد مین شمار نہین؟ کیا اُن سے نسل جاری نہین ہو سکتی؟ اگر لڑکیان اولاد ہین اور اُن سے نسل قائم ہو سکتی ہے۔ تو نیوگ خانہ سوزی کیا ضرورت لڑکیون پر کیون قناعت نہین کرتے۔ دیکھو یہ بابی

نے اپنی لڑکی سے اپنی نسل جاری کی جس کی تم اولاد ہو - لڑکیون کو تو ایک نعمت عظمیٰ سمجھنا چاہیے - ممکن تھا کہ اِن تمام باتون کا ہم کوئی بعید از قیاس تاویل کرتے اور بھائیون کے دل شاد کرتے - اگر ہم دیانند کا یہ قول نہ پڑھتے "اور جو بد کلام بولنے والی ہو تو اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے" جب ہم دیانند کے اِن سبھی اقوال پر غور کرتے ہین تو ہماری حیرت مین ایک اور کا اضافہ ہو جاتا ہے اور بے اختیار مُنھ سے نکل جاتا ہے کہ - کارِ شیطان میکند نامش ولی -

نیوگ کی دیوتی کو ایک اندھی قوم نے اندھیرے زمانہ مین محسوس کر لیا اور ایک بوسیدہ ہڈی سمجھکر اُسکو پھینک دیا - گو کہ وہ سمجھتی تھی کہ ہماری بنیاد کے ساتھ اسکی بنیاد رکھی گئی تھی اور ہمارے مقدس اسلاف کے انساب اس کے اشتباہ سے خالی نہین - مگر پیر خرانٹ نے

نیوگ اور نوجوان و لالہ لاجپت راے

اس ہڈی کو حلوا سمجھکر نوجوانون کے مُنھ میٹھا کرنے کے لیے غنیمت سمجھا پہلا نوالہ خود اُٹھایا باقی جوانون کے سامنے رکھا - اور ہمارے خیال بھی تھا کہ آریے نوجوان اس پر ایسے گر ین گے جیسے شہد پر مکھی - مگر نوجوانون نے تھوکا تک نہین - آریون کے سرمایۂ ناز نوجوانون کا سرخیل لالہ لاجپت راے - ستیارتھ پرکاش کے انگریزی ترجمہ کے دیباچہ مین لکھتے ہین کہ گو کئی شخصون کو برھوا بواہ اور نیوگ کے بارہ مین سوامی جی کی راے سے اتفاق نہین ہے پر اُس کو پڑھ کر ہمکو خوشی تو ضرور حاصل ہوتی ہے - نیوگیون مین ایسے اشخاص کا پیدا ہونا در حقیقت شکر کا مقام ہے - اور ساتھی یہ خیال بھی ہوتا ہے کہ یہ آریون کے اخلاقی کمزوری کا نشان ہے - لالہ لاجپت راے کو بجاے اس جملہ کے نیوگی اور نیوگن کی چھاپنا تھا اُن کی فہرست پبلک کی روبرو پیش کرنا لازم تھا - اگر وہ خود نہین کرتے تو ہمکو تصویر چھاپنے کی اجازت دیتے - ہمکو تو لالہ جی سے ہرگز اتفاق نہین بلکہ اس کو ایک قسم خاک بر توہ انداختن سمجھتے ہین - ہمارا تو ہمیشہ یہی نیک خیال رہا اور رہے گا کہ ہر ایک

آریہ اپنے گھرون مین اس فعل کو کرتا ہے - بلکہ خود لالہ جی کی نسبت بھی یہی شک کرسکتے ہین کہ ضرور نیوگ کیا ہوگا اور اگر نہین کیا تو بُرا کیا - پس ہم کو حق حاصل ہے کہ ہر ایک آریہ سماج کو نیوگی بچہ کہین خواہ اس کو ہم اپنی اصطلاح مین حلالزادہ کہین یا ... مگر نیوگی بچے ہین ضرور پہلے اختلاف رفع کرنے کی ہم اپنی بساط بھر کوشش کرچکے - کیونکہ ہماری نیوگ کا عمل آریون کے عمدہ اصولون کے درمیان خاصکر شادی بیاہ کے اعلے مرتبہ کے ذیل مین ویسا ہی کریہہ معلوم ہوتا ہے جیسا کسی وجیہ خوبصورت ہونہار جوان کے پُر رعب چہرہ کی خوبصورت ناک کے اوپر کی بوٹی کٹی ہو جسکے باعث اُس کے تمامی صفات پر گرہن لگ جاتا ہے اور وہ عوام مین نکٹا مشہور رہتا ہے -

نیوگی بچے

اب ہم دوسرے اختلاف یعنی جیو اور پرکرتی کے قدیم و ازلی ہونیکی طرف توجہ کرتے ہین یہ ایک بہت باریک بحث ہے جس کے سمجھنے کے لیے ہر شخص خاصکر آریے قابل نہین کسی وجود کا علت العلل ہونا - یا ازخود موجود ہونا - اور بغیر آغاز کے ہونا - مشکل سے ذہن پر زور ڈال کر سمجھ مین آسکتا ہے - اہل فلسفہ نے واجب الوجود کو ہر جگہ واحد مانا ہے - کیونکہ ممکنات کا وجود مستفاد من الغیر ہوتا ہے - لہذا غیر کا واجب الوجود ہونا لازمی ہے ورنہ تعدد لازم آتا ہے - اور جسکا وجود عارضی ہوتا ہے اُسکو ایک ایسے مبدا کی ضرورت ہے جو واجب الوجود ہو - لہذا تقسیم وجود محال ہے - اور یہ کہنا مہمل ہوجاتا ہے کہ ایک سے زیادہ بھی واجب الوجود ہوسکتے ہین - یہی وجہ ہے کہ سب سے مضبوط نتیجہ فلسفہ کا ہمہ اوست ہے - ویدانت تصوف کی اصطلاح مین نہین بلکہ حقیقی تصوف کے اعتبار سے -

روح اور مادہ

یہی مسئلہ وحدت الوجود کی تہ مین ہے - اور تین طرح سے لوگون نے اس وحدت الوجود کو مانا ہے - اول وہ لوگ جو وحدت الوجود کا مترادف مادہ کو سمجھتے ہین اور دہریہ کہلاتے ہین اسی فلسفی نے اِن کو مجبور کیا کہ وہ مادہ کو خدا کی جگہ رکھین اور ساری کائنات کو اسی

منسوب کردین وہ روح یعنی جیو کے وجود سے منکر ہین نہ جیو آتما ہین نہ پرم آتما۔ جسکو ہم جیو اور روح کہتے ہین اُس کو وہ حیوانی جسم مین مادہ کی خاص ترتیب کا ایک نتیجہ بتلاتے ہین ور اپنے فلسفہ مین وہ کہتے ہین کہ اسٹیم اور بھاپ جس سے انجن گاڑیون کو کھینچتا ہے کچھ نہین صرف پانی کی ایک خاص ترتیب انکا نتیجہ ہے اور وہ سچ کہتے ہین جو بھاپ کو پانی سے کوئی غیر شے نہین مانتے۔

وحدت الوجود کے دوسرے قائل وہ ہین جو مطلق پرم آتما کو واجب الوجود کہتے ہین اور دو یعنی پرکرتی کو نیست مان کر اُسکے وجود کو صرف واجب الوجود پر رکھتے ہین اور مادہ کے عارض وجود کے کم وکیف کا پتا نہین بتلا سکتے اور نہ پتا بتلانا ضروری سمجھتے ہین صرف یہ کہتے ہین کہ خدا کی مرضی سے وہ کائن وموجود ہے وبس۔ انسان کی روح کو جو مادہ سے غیر جانتے ہین اسکی نسبت انکا بجنسہٖ یہی قول ہے۔

وحدت الوجود کے تیسرے قائل وہ ہین جو روح ومادہ کی امتیاز کو ایک وہم کہتے ہین اور صرف خدا کے وجود کو حقیقی جانتے ہین اور جو کچھ ہین اُن سب کو وہی کہتے ہین اور ہمہ اوستی مشہور ہین دراصل یہی لوگ دہریون کے عین ضد پر ہین۔ وہ مادہ کو سب کچھ اور سب مین مانتے ہین یہ خدا کو سب کچھ سب مین مانتے ہین۔

غرضکہ سچے فلسفہ اور پکے منطق کا نتیجہ وحدت الوجود ہے۔ واجب الوجود ایک سے زیادہ کوئی نہین مان سکتا۔ چاہے وہ عرف عام مین دہریہ ہو چاہے موحد خدا پرست اور چاہے ہمہ اوستی ویدانتی۔ یہ بالکل نہین سمجھ مین آسکتا جیسا آریہ لوگ اصرار کرتے ہین کہ نیست سے کیونکر ہست ہو سکتی ہے۔ مگر اُن کو اور غور کرنا چاہیے کہ یہ کیونکر عقل وفہم مین سما سکتا ہے۔ کہ واجب الوجود دو یا تین ہو سکین۔ جو قائم بالذات ہوا اُسکی ذات مین تمام صفات جنکو انسان کا فہم ادراک کر سکتا ہے موجود ہو گئے۔ اگر ایک لمحہ کے لیے فرض کرلو۔ دو قائم بالذات ہونگے تو تم اُن تمام صفات کو بلا استثنا جو پہلے وجود مین

آچکے گویا دوہرا دو گے اور اگر تم ایک تیسرے وجود کو اور قائم بالذات مان لو تو تم نے ان صفات کو تگنا کر دیا اور علیٰ ہذا القیاس مگر زمان اور مکان کو بڑھا نہین سکتے پس وجود و اور صفات کو کیونکر ضرب دیتے جاتے ہو۔ کیسا لغو خیال ہے کہ ایک سے زیادہ وجود کو قائم بالذات مانا جاوے۔ اور یہ اس سے بھی زیادہ لغو خیال ہوا کہ انکی صفات مین کمی و زیادتی کا وہم پیدا کیا جاوے اور اُنمین کسیکو بڑا اور کسیکو چھوٹا مانا جاوے۔ اور پھر ایک کا دوسرے پر انحصار رکھا جاوے گویا وہ باہم ایک دوسرے کے محتاج بھی ہین جن مین سے کوئی ایک بھی علت العلل ہونے کی قابلیت نہین رکھہ سکتا۔

خدا کو خدا محض واجب الوجود قائم بالذات ہونیکی وجہ سے کہتے ہین اور اسی لیے اُسکو اُم الصفات والا یعنی ازلی ابدی قادر مطلق۔ لا انتہا لازوال ہمہ جا حاضر ناظر مانتے۔ کیسا اندھیر ہے کہ مادہ کو بھی قائم بالذات واجب الوجود مانکر اُسکو ازلی اور ابدی تو کہین مگر دیگر صفات سے اُس کو خارج مانین بھلا کوئی بتائیے تو کہ جو سب صفات کی بنیاد و مبدا ہے یعنے قائم بالذات ہونا تو اُسکو حاصل ہو گیا بلا مدافعت احدی مگر اور باتین جو وجود کیلیے لازمی ہین اُن سے وہ اور جیو محروم ہو کر صرف اپنے ہمعصر پرم آتما کا آدھین ہو گئے۔ جسکو ان دونون سے وجود اور ذات کا سر مو کوئی زیادہ حصہ حاصل نہین ہوا۔

ہم ابھی آریون کے اصول کی تردید نہین کرتے صرف یہ بتلانا چاہتے ہین کہ واجب الوجود کے ایک اور صرف ایک ہی ہونیکا تصور اہل فلسفہ مین ذہن انسانی کے اصول عمل نے کسطرح قائم کر دیا ہے۔

دو پہلوانون کی کشتی

آریہ لوگ عموماً فلسفی بحث کو سمجھنے کی قابلیت نہین رکھتے۔ پس محال ہے کہ سیدھے سادھے الفاظ مین ان باریک باتون کی موشگافیون کا اندازہ انکو کرایا جا سکے اس لیے ہم انکو دو پہلوانون کی لڑائی دکھلا دین۔ جنمین ایک صرف واحد وجود کا قائل ہے دوسرا ایک سے زیادہ وجود کا۔ اور گو وہ لوگ جو فن کشتی گیری سے متعلق

ماہر ہون اور انکی کرتب کچھ بھی نہ جانین وہ صرف آنکھون سے یہ دیکھ لین کہ کس نے کسکو پچھاڑا
اور یہی دیکھکر اس بات کا فیصلہ کرلین کہ کون زیادہ اور استاد فن ہے -

دیکھو "قریباً ڈھائی ہزار برس کی بات ہے" کہ "آریا ورت مین تین سو برس تک جینیون کا
راج رہا" ان جینیون کا "ناستک (دھریہ) مذہب" تھا انکا عقیدہ تھا کہ " یہ دنیا اور
جیو دونون ابدی ہین ان کی پیدائش نہین اور نہ کبھی فنا ہوگی" یعنے یہ لوگ دو کو واجب الوجود
مانتے تھے جسطرح آریہ تین کو واجب الوجود مانتے ہین -

"بائیس سو برس ہوے کہ ایک شنکر آچاریہ دراوڑ ملک مین پیدا شدہ برہمن برہمچریہ سے
ویاکرن وغیرہ سب شاستروں کو پڑھکر سوچنے لگے کہ اہا! سچے پرمیشور کی تسلیم و ہدایت کرنے
والے ویدمت کا چھوٹنا اور جین پرمیشور کے نہ ماننے والے مت کا رائج ہونا بڑے نقصان کی بات
ہوئی ہے - ان کو کسی طرح رفع کرنا چاہیے - شنکر آچاریہ جی شاستر کے علاوہ جین مت کی کتابوں کو
بھی پڑھے تھے اور ان کی دلیل بھی مضبوط تھی - انھون نے سوچا کہ ان کو کسطرح ہٹا دین یقین
ہوا کہ وعظ اور مباحثہ کرنے سے یہ لوگ ہٹیں گے - ایسا سوچکر اجین شہر مین آئے - وہان اُسوقت
سودھنوا راجہ تھا جو جینیون کی کتابین اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا تھا - وہان جاکر وید کا اپدیش
کرنے لگے اور راجہ سے ملکر کہا کہ آپ .... جینیون کے پنڈتون کے ساتھ میرا مباحثہ کرایے
اس شرط پر کہ جو ہارے وہ جیتنے والے کا مذہب اختیار کرے اور آپ بھی جیتنے والے کا مذہب
قبول کیجیے گا" (ستیارتھ پرکاش ٢٧٦)

"جب راجہ نے شنکر آچاریہ کی یہ بات سنی تو بڑی خوشی کے ساتھ بولے کہ ہم شاستر ارتھ
کرا کر سچ جھوٹ کا فیصلہ ضرور کرائین گے - جینیون کے پنڈتون کو دور دور سے بلا کر سبھا
کرائی ..... مباحثہ کئی روز تک ہوا جینیون کا مت یہ تھا کہ جگت کا بنانے والا ازلی پرمیشور
کوئی نہین یہ دنیا اور جیو تمام ازلی ہین - ان دونون کی پیدائش اور تباہی کبھی نہین ہوتی
اسکے برخلاف شنکر آچاریہ کا مت تھا کہ ازلی سدھ پرماتما ہی ہے دنیا کا بنانے والا - یہ

دنیا اور جیو جھوٹا ہے کیونکہ اُس پریشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی ہے وہی پرورش اور فنا کرنے والا ہے .... بہت دنون تک مباحثہ ہوتا رہا۔ لیکن آخرش دلیل اور حوالے سے جینیون کا مت شکست یاب اور شنکر آچاریہ کا مت فتحیاب رہا۔"

(ستیارتھ پرکاش ۳۷۷)

اب جاے غور ہے کہ شنکر آچاریہ ایک واحد کے ماننے والے ایک طرف تھے اور جینیون کے پنڈت دُور دُور سے بلائے ہوے منتخب روزگار علامہ عصر لوگ ایک طرف۔ شنکر آچاریہ مہاراج "سب شاستر پڑھے" ہوے۔ نہ صرف شاستر ہی پڑھے تھے بلکہ اُنھون نے جین مذہب کی کتب کا مطالعہ بھی کیا تھا" اور ہمکو فرض کر لینا چاہیے کہ چونکہ شرط بدی ہوئی تھی "کہ جو ہارے وہ جیتنے والے کا مذہب اختیار کرے" اور راج جینیون کا تھا اس لیے اُس زمانے کے اول سے اول درجے کے فاضل جو نہ صرف جینیون کے دین سے کما حقہ واقف تھے بلکہ شنکر آچاریہ کی فلاسفی پر بھی عبور رکھتے تھے تمام شاستر اور درشن کے ماہر اور اُس زمانہ کے علوم ریاضی اور شاستر ارتھ کے اصول کے مشاق نامور جتنے پنڈت شنکر آچاریہ کے مقابل پر بلائے گئے ہونگے بالخصوص اس وجہ سے کہ "راجہ سودھنوا جین مذہب کا پیرو تھا" اور شنکر آچاریہ نے یہ شرط لگائی کہ اگر جینی پنڈت ہمارے مقابل مین ہار جاوین تو "آپ بھی جیتنے والے کا مذہب قبول کیجیے گا"

کیسے کیسے ودوان جینی پنڈت اُسوقت موجود ہونگے۔ جبکہ انکا ایک ادنی شاگرد راجہ سودھنوا کے علم و فضل کا یہ حال تھا کہ شنکر آچاریہ سا اُستاد یہ تسلیم کر رہا ہے "آپ نے سنسکرت پڑھے ہین جینیون کی کتب کا بھی مطالعہ کیا ہے" اگر دیکھا جاوے تو شنکر آچاریہ کا پہلو بہت ضعیف تھا۔ وہ اکیلے تھے مخالف سیکڑون وہ محکوم تھے مخالف حاکم۔ اب جو ایک شخص اُس مناظرہ مین حَکَم دیدہ ہست اور پنچ مقرر ہوا وہ بھی جینیون کا راجہ اور اُسی کے ساتھ بازی بدی تھی کہ ہمارے اور جینیون کے مناظرہ کے نتیجہ کا فیصلہ تیرے مُنھ سے ہو۔

تو ہی کہدے کہ کون جیتا اور کون ہارا اور تیرے اس فیصلہ پر دھرم بدلا جاویگا یا مین جینی ہو جاؤنگا
یا تو اور تیرے پنڈت میرے دھرم کے قائل -

ہم کہہ سکتے ہین کہ ہندوستان کے سرزمین مین ایک ماننے والون اور ایک سے زیادہ ماننے
والون کا مقابلہ اس سروسامان سے کبھی نہوا تھا اور نہوگا اگر ایک سے زیادہ ماننے والون
کو جہان کے پردہ پر کسی زمانہ مین بحث و شاستر ارتھ مین فتح ملنا ممکن تھا تو وہی زمانہ تھا اور
وہی مقام اُجین اور راجہ کے دربار مین اور اگر اس روز میدان اُن کے مخالفون مین سے
ایک ماننے والون کے ہاتھ رہ گیا تو دوسرے پرے یا قیامت تک وہ کبھی جیت نہین سکتے
گویا شنکر آچاریہ کے ہاتھ پر آریہ ورت کی بھوم مین ایک واجب الوجود کے ماننے کے
حق مین ابدی ڈگری حاصل ہوگئی اور جینیون کے ساتھ ایک سے زیادہ واجب الوجود ماننے
والون کو ہمیشہ کی رسوائی و شکست - دیکھو تو کیسی کیسی دانون گھات سے یہ دو نقل اور عقل
کے رستم شاستر ارتھ کر رہے ہین کیسے کیسے وار ہو رہے ہین جان اور ایمان کی بازی لگی
ہوئی ہے - کیا ممکن ہے کہ کوئی دقیقہ کسی نے اُٹھا رکھا ہو آخر "کئی دنون کے مباحثے کے بعد
جینیون کے مذہب کا دلائل اور پرمانون سے کھنڈن ہوا - اور شنکر آچاریہ کے مذہب کا
منڈن اُسوقت جینیون کے پنڈت اور سودھنوا راجہ نے جین مذہب کو چھوڑ دیدمت کو قبول
کرلیا "

ہمکو یقین کرنا چاہیے کہ اُس زمانہ کے جینی زیادہ حق پسند اور راست باز تھے اور اس زمانہ
کے ہندو چاہے آریہ ہون یا سناتن دھرمی مہاہٹ دھرم ہین - معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج
کا چوتھا نیم اُجین ہی کے مباحثہ کے شرائط مین سے لفظ بلفظ نقل کرلیا گیا " ست گرہن کرنے
اور راستی کے چھوڑنے مین سرددا آدیت رہنا "

ناظرین! سنو تو جب جینی پنڈت دو کو بھی واجب الوجود نہین ثابت کر سکے تو بھلا کوئی آریہ
تین کو کیونکر واجب الوجود ثابت کرسکتے - اگر صرف ایک کا واجب الوجود ہونا اور ساری

کائنات کی خلقت کے لیے کافی ہونا محال عقل ہوتا تو کیا مجال تھی جو شنکر آچاریہ کو فتح ہو سکتی اور اگر جین کو کوئی پنڈت قائم بالذات آج کے دن ثابت کر سکتا ہے کسی وید یا شاستر کی دلیل سے تو اُس دن دو کا ثابت ہو جانا یا مین ہاتھ کا کرتب تھا۔

پس اگر یہ سچ ہے کہ شنکر آچاریہ بحث مین جیت گئے اور کیونکر سچ نہین جبکہ ستیارتھ پرکاش کے اندر انکا جیتنا لکھا ہوا ہے (دیکھو ۳۷۷) اور دیانند آریہ سماج کے بانی اُسکو سچ سمجھتے ہین۔ تو یہ بالکل سچ ہے کہ ایک سے زیادہ کا واجب الوجود قائم بالذات ہونا منطق و فلسفی سے ثابت ہو سکتا ہے اور نہ مشاہدات قدرت کی رو سے۔ غرضکہ قطعی طرح ثابت ہے کہ نہ وید نہ فلسفہ شنکر آچاریہ کے اصول کی تردید کر سکتا ہے۔ اور شنکر آچاریہ نے اپنے اصول کو یہان تک مضبوط ثابت کر دیا کہ نہ صرف جینیون کے دو وجودون کا کھنڈن کیا بلکہ انتہا ایک وجود قائم کرکے اس کو وید کے موافق ثابت کر دیا اور اُسی کو "ویدمت" بتلا کر منوا دیا۔

نیوگ کا بھی فیصلہ ہو گیا اور اُس پر ہم فطرتی عقل و شعور کو شاہد لا چکے۔ اور جیو پرکرتی کی قدامت و ازلیت کے فیصلہ کے لیے ہمنے اُجین مین شاستر ارتھ کرا دیا۔ ہماری طرف سے پنڈت شنکر آچاریہ نے بحث کی آریونکی طرف سے سیکڑون پنڈت موجود تھے سب ہار گئے اور ثابت ہو گیا کہ سوا ایک پرمیشر کے کوئی ازلی ابدی سرشت کرتا نہین۔ صرف ایک اختلافی مسئلہ ویدونکی قیمت و قدر کا رہگیا اسکے متعلق ہم اپنے رسالہ تحقیق آریا مین۔ نہایت شرح و بسط کے ساتھ بحث کر چکے ہین اس کے مطالعہ کی تکلیف گوارا فرماوین اس موقع پر صرف مہابھارت کے عبارت ذیل پر ختم کلام کرتے ہین۔

وید سری کرشن کا کلام ہے

"بھیشم جی۔ سری کرشن ہی باسدیو بھگوان ہین۔ دیوتا بھی اِنھین کی پرستش کرتے ہین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ خاک۔ جو کچھ ہے سب اِنھین اناشی یا پربرمھ کی قدرت کا ظہور ہے چھیر ساگر

ہین شیش کے پھن پر آرام فرماتے ہین اُنھین کے کلام کو وید کہتے ہین "
دھا بھارت حصہ ششم ادھیاے ۱۰ و ۱۹ مولفہ افق ۴۲-۱۰ ۱ بس قیاس کن زگلستان
من بہار مرا + فقط

تمام شد

آریون کا روحانی بہی خواہ .... سُلطان

از - ایم - ای - مشن - ۵۹ سول لائن کانپور

ضروری گذارش

جو صاحب اس رسالہ کی نسبت کچھ لکھین خواہ ریویو کی طور پر یا جواب کی طور پر - از براے مہربانی کمترین کو بھی سرفراز فرما دین -

سلطان

ریویو بر چشمۂ آریہ از جناب معظم و مکرم پادری گلزاری لعل صاحب کانپور

دیانندی آریہ سماج مقدس بائیبل اور پاک مسیحی دین کی تعلیم کا نتیجہ ہے یا مسیحی دین پانند کی آریہ سماج کا سرچشمہ ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی نے مقدس بائیبل کو پڑھکر بہت روشنی ہدایت اور آگاہی پائی انکی تعلیم اور موجودہ آریہ سماج کے حالات پر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عیسائیون کے چھوٹے بھولے بھالے بچے سے معلوم ہوتے ہین، چنانچہ اکثر دیہات مین بازارون مین منادی کرتے اکثر دیہاتی لوگ ان کو کرسٹان کہا کرتے ہین کیونکہ اُنھون نے سوامی دیانند کی تقلید کرکے اور سوامی جی نے پاک بائیبل کی اور مقدس مسیحی دین کی تقلید کرکے شوق سے مسیحی دین کی تعلیم کو رائج کیا اور اگر ہم یہ کہین تو بیجا نہ ہوگا کہ جو کچھ موجودہ آریہ سماج مین خوبیان ہین وہ سب کی سب مسیحی دین سے عاریتہً لے لی گئی ہین چنانچہ ہم ذیل دس خاص باتون کا ذکر کرتے ہین جنپر مسٹر ایس ایم - پال نے اپنے اس نادر رسالہ مین روشنی ڈالی ہین - اور ہم یہ بھی دعوی سے لکھتے ہین کہ اُن دس خاص باتونکا ذکر نہ تو ہم کسی اور مذہب مین اور نہ ویدون مین پاتے ہین سوامی دیانند نے جو ان باتون کو لیا تو کہان سے لیا کیا مسیحی دین سے نہین ؟ ہمارے دوست دیانندی آریہ سماج اس بات کو انصاف سے دیکھین کہ مسیحی دین اور مقدس بائیبل نے آریہ سماج مین کسقدر روشنی پھیلائی ہے اور اگر وہ اس بات مین سوامی جی کی تقلید نہ کرین کہ جبنے

مسیحی دین کی تعلیم کو لیکر آریہ سماج مین رائج کیا۔ اور اپنی شہرت وعزت ونا موری کے لئے مسیحی دین کے پیرایہ مین آریہ سماج کو شروع کیا تو خود معلوم کرینگے۔ پر افسوس کہ نیوگ اور تناسخ مین پڑکے کہ دیا نندجی خود نجات ابدی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور دوسرون کے لئے کوئی اچھا نمونہ چھوڑ گئے اور سخت افسوس ہی کہ نیوگ اور تناسخ کے چکر مین پھنسگئے وہ دس خاص باتین یہ ہین :-

(۱) عبادت کے طرز نمور و طریقہ پرارتھنا بھجن اور وعظ کا ڈھنگ۔

آریہ سماج کے لوگ جہان عبادت کے لیے جمع ہوجاتے ہین پہلے بھجن اور گیت مثل عیسائیون کے گاتے۔ پھر پرارتھنا اور دعا بعینہ عیسائیون کی طرح مانگتے ہین لیکن غلطی یہ کرتے ہین کہ مسیحی کے نام سے نہین مانگتے ہین اسلیے وہ نہین پاتے ہین۔ پھر وعظ کرنا شروع کرتے ہین انکی وعظ کی طرز گویائی حرکات وسکنات اور بیان بالکل ایسا ہوتا ہی جیسے کوئی مصنوعی عیسائی مناد معلوم ہوتے ہین اور اگر ان مین کوئی داڑھی والا کھڑا ہوکے منادی کرتا ہو تو یہی معلوم ہوتا ہی کہ پادری جوالا سنگھ صاحب کا کوئی چیلا بول رہا ہی۔ چنانچہ ایک دفعہ بٹھور کے بڑے میلے مین ایک آریہ داڑھی والا بول رہا تھا تو ایک دیہاتی نے دوسرے سے کہا کہ چل رے کہان پڈریہ کی بات کھڑا ہوکے سنت ہے تو اُسنے کہا کہ نہین یہ لوگ پادری نہین ہین بلکہ کرشٹان ہین جو ہمارے مورت پوجا کی کھنڈن کرت ہین۔

عزیز ناظرین جب ہم آریون کی سرگرمی طرز عبادت وعظ پرارتھنا کو غور سے دیکھتے ہین تو ہمکو یہ خیال آتا ہی کہ کیا دنیا کے کسی اور مذہب کا انکا یہ ڈھنگ ملتا ہی؟ تو جواب ملتا ہی کہ ہرگز نہین تو صاف ظاہر ہے کہ انھون نے عیسائیون کی عبادت دعا اور وعظ کی نقل کی ہے۔

(۲) دس نیمونکا قائم کرنا۔

سوائے عیسائیون کے کسی اور مذہب کے دس حکم یا نیم نہین ہین اور جبکہ سوامی جی نے دیکھا کہ تمام ہندوستان دین عیسوی کی طرف رجوع ہے تو انھون نے مسیحی دین کے مصنوعی بچہ کی طرح ان نیمون کو رائج کیا اور ان دس نیمون مین بجز دو ایک کے سب کے سب عیسائی دین کے اصول ہین ۔ اور دو ایک جو نہین ہین وہ سوامی جی کا پرانا خمیر تعصب اور پرانی انسانیت ہے

(۳) چھوٹی ذاتون کو اپنے برابر سمجھنا اور شدھی کر کے اپنے مین ملانا ۔

جب ہم آریون کی موجودہ حالت پر غور کرتے ہین کہ انھون نے ہر ایک بڑے شہر مین ایک شدھی سبھا قایم کی ہے جسکے ذریعہ سے وہ چھوٹے اور ذلیل قومون کو لیکر ویدون کی تعلیم دینا چاہتے ہین اور انکے ہاتھ کا چھوا ہوا پان کھاتے اور پیتے ہین ۔ تو ہمکو بڑی حیرت سے یہ دریافت کرنا پڑتا ہے کہ وہ رنگی ور برہمنون کی وہ تعلیم کہان گئی جب وہ کہتے تھے کہ پاک وید کو کوئی دوسرا نہ پڑھے سوائے برہمنون کے اور اگر کوئی چھوٹی ذات وید کو پڑھے یا سنتے پکڑ جائے تو انکی زبان آنکھین اور کان کاٹ اور پگلے سیسے سے بند کئے جائین ۔ کہئے جناب کیا وید تبدیل ہو گئی یا وہ تعلیم مٹ گئی نہین جناب مقدس بائیبل پاک مسیحی دین نے اس مذہب کی اصلاح کی ہے ۔ اب ہم آریون کی تعلیم پر غور کرتے ہین کہ برہمن وہ ہے جو برہمن کے کام کرے برہمن وہ نہین ہے جو پرمیشور کے منھ سے نکلا ہو کہئے جناب یہ کیا ہوا کیا بائیبل نے آپکے دماغ اور خیال کو نہین پلٹا ہے جو یہ تعلیم دیتی ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو اور اپنے ہمجنس کو اپنے مانند پیار کر اور برابر جان ۔ چاہے وہ غریب ہو یا امیر ۔ جاہل ہو یا عالم رذیل ہو یا شریف ۔

(۴) مناد ون اور اپدیشکون کو مقرر کرنا اور ادھر ادھر بھیجنا ۔

ہمارے پیارے ملک ہندوستان نے کسی بادشاہ اور بادشاہت کے زیر سایہ اتنی بڑی ترقی روشنی سلامتی خوشی میل ملاپ نہ پائے تھے جتنی ہماری سرکار انگریزی بادشاہ اور حکام کے زیر سایہ اور صرف یہی نہین بلکہ امر یکہ

انگلستان اور یورپ کے دیگر ملکون کے مسیحون نے ہم سے ایسی مسیحی الفت محبت و ہمدردی یون ظاہر کی کہ اُنھون نے
ہزارہا واعظون منادون پادریون اور ڈاکٹرون کو اس ملک مین بھیجا جنھون نے اسکول و کالج تعلیم نسوان اور
ہسپتال کھولے اور جنکی محنت اور جفاکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان نے ہر طرح سے روشنی اور تعلیم پائی اور صرف
یہی نہین بلکہ ان پادری صاحبان نے صدہا ہندوستانی منادون واعظون کو طیار کر کے دیہات اور شہرون مین
بھیجا جو پاک مسیحی دین اور پاک بائیبل کی روشنی جس سے ہندوستان سنبھلنے لگا پھیلی سوامی جی کو مسیحی دین کی ترقی کا
یہ بھید معلوم ہو گیا۔ اور جب اُنکی چل نکلی تو انھون نے بھی اُپدیشکون کو ادھر اودھر بھیجنے کی ترغیب دی۔

(۵) بیواؤن کی شادی کرانا۔

حضرت یعقوب بائیبل مقدس مین یون فرماتے ہین کہ "ہمارے خدا اور باپ کے نزدیک پاک
اور بےعیب دینداری یہ ہے کہ یتیمون اور بیوہ عورتون کی مصیبت کے وقت اُنکی خبر لین" یعقوب ۱ باب
سوامی جی کو شاید یہ آیت پڑھکر بیواؤن پر بہت ترس آیا ہوگا چونکہ پاک بائیبل کی تاثیر کو سب دنیا آزما چکی ہے
سو انھون نے اس روشنی کو پاکر آریون مین ایک نیا اصول بیواؤن کی شادی کا شروع کیا حقیقت مین
یہ اُنھون نے اچھا کیا ہے مگر یہ بائیبل کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ہندوون مین دو برس کی سے پچاس برس
تک کی بیواؤن کی بیحد شمار ہے یہ بیوائین ہندو قوم کے لئے ایک بڑی زنجیر کا بوجھ بری مجبوری گھر مین لڑائی
اور جھگڑے اور بدچلنی کے سبب تھین، اور ہم بڑے خوش ہین کہ اُنھون نے ان بیچاریون کو قید تکلیف اور مصیبت سے
آزاد کیا ہے۔ سو یہ بائیبل کی تعلیم سوامی جی کے مغز مین گھوم رہی تھی پر نیوگ کا گندہ مسئلہ سوامی جی کی پرانی
نفسانیت اور [illegible] کا نتیجہ ہے۔

(۶) مستورات کی تعلیم پر زور دینا۔

خدا کی الوہیت و وحدانیت کی تعلیم سب سے پہلے یہودی قوم پر منکشف ہو گئی۔ اسکے بعد
خداوند مسیح نے جو خاص ابراہیم کی نسل سے تھے اسکو واضح طور سے بیان کیا۔ اسلئے کہ خداوند مسیح نے صاف
طور سے بیان فرمایا کہ "کہ باپ کو کسی نے نہین دیکھا بجز بیٹے کے جو باپ کی گود سے آیا ہی،، ہم ا
تسلیم کرتے ہین کیونکہ خداوند مسیح کی زندگی اور انکی صفات سے خدا باپ کی پاکیزگی جلال رحمت شفقت عظمت
ظاہر ہوتی ہی۔ اور اُسنے اپنی تعلیم مین خدا باپ کی نسبت صفائی کے ساتھ بتلایا کہ "خدا ایک ہی زندہ
اور سچا خدا ہے جو ابدی بے جسم اور بے خبر ہے جسکی قدرت و دانائی اور نیکی لا انتہا ہے جو دیکھی اور
اندیکھی مخلوق کا خالق اور محافظ ہے"

ناظرین! آپ اس سے خود اندازہ کر سکتے ہین کہ کون ہادی اور پیغمبر یا رشی اور منی نے اس قسم کی اعلی
تعلیم دی ہی اور کیا آسمان کا پوشیدہ نظارہ کسی اور شخص نے اس خوش اسلوبی سے بیان کیا ہی جس طرح کہ خداوند
مسیح نے چشم دید بیان انجیل اور اپنی تعلیم اور زندگی سے ثابت فرمایا۔ خداوند مسیح کی وحدانیت کی
تعلیم آسمانی تعلیم تھی کیونکہ وہ خود آسمانی تھے چنانچہ مسلمانون نے بھی یہین سے یہ تعلیم اخذ کر کے ہندستان
مین تعلیم دینے لگے

کیا یہ بات کچھ کم قابل تشکر یہ ہی کہ ایک بت پرست نہین بلکہ لنگ پرست شخص انجیل کی وحدانیت
پڑھکر اپنے آبائی حرکات سے دست بردار ہو کے انجیل کی وحدانیت کی تعلیم دینے لگا۔ لیکن افسوس کہ
انجیل کی روشنی نے انکی آنکھون کو اسقدر ریکا چوند کر دیا کہ ایک کو تین نہین بلکہ پانچ سمجھنے لگا۔ یعنی
فضا زمان جیو پرکرتی ایشور دستیارتھ پرکاش صہ

(۹) بے چپیلا کے ہندو مسلمان یا عیسائی!

ہندوستان کی گذشتہ اور موجودہ گری ہوئی حالت کے بڑے سببون مین سے ایک سبب ہندوستان کی مستورات کی جہالت ہے
اور مشنری صاحبان نے جو مسیح کے خادم ہین نہ صرف مردون ہی کی تعلیم کا کافی وافی انتظام کیا بلکہ مستورات کی بھی
اسکے برابر کیا جس سے کہ ہندوستان کی کایا پلٹ ہونے لگی اور مسیحی قوم ایک شایستہ قوم دوسرونکے مقابلہ مین ظاہر ہوئی مسیحی
قوم کی ترقی کا یہ بھید اور کنجی سوامی جی کے ہاتھ لگی۔ تو اُنھون نے بھی اپنے پیرون کو یہ تعلیم دی کہ مستورات کی
تعلیم کی بڑی فکر کرین اور لڑکیون کے واسطے تعلیم خانہ کھولین۔ یاد رہے کہ مسیحی مذہب کی ایک دو باتونکی پیروی
اور نقل کرنیسے نجات ابدی حاصل نہ ہوگی تاوقتیکہ پورے طور سے اپنی پرانی انسانیت کو دو مین چھوڑ کر مسیح خداوند پر صدق
دلی سے ایمان نہ لاوے جسکے واسطے ہم آریون کو خوش آمدید کہتے ہین۔

(۷) لڑکے اور لڑکیون کے بورڈنگ اسکول کھولنے کی ترغیب اور حوصلہ۔

سوامی جی ہندوستان کی بہت جگھون مین پھرے اور بہت مذہبون کی تعلیم کو دیکھا اور مختلف
مذاہب اور ملت کے لوگون سے ملے جلے تو اُنھون نے عیسائیون مین ایک عجیب بات دیکھی کہ قریب قریب ہر ایک بڑے شہر مین
لڑکون اور لڑکیون کے بورڈنگ اسکول پائی جاتی ہین اور اُنھون نے ضرور سوچا ہوگا کہ یہ بڑی کثیر مسیحی فوج ہندوستان
کو ایک دن ضرور عیسائی کر ڈالے گی سو اُنھون نے بھی اپنے لوگون کو ترغیب دی کہ چھوٹی موٹی ذاتون غریب اور یتیم
لڑکون کو لے لو انھین تعلیم دو سوامی جی نے یہ اچھا کیا کہ ہندوستان کے ہزارہا غریب اور یتیم بچے کال مین بھوکے
مرتے تھے اور ہندوستان کے دولتمند ہندو جن مین بہت آریہ ہین گل چھرّے اُڑاتے تھے۔ لیکن یہان پر ایک
بات یہ ہو کہ مسیحی دین کا نور جوان ہمارے لڑکے اور لڑکیون کی زندگیون چمکتا ہے کیا یہ تاریکی جو دیانندی
لڑکیون کے اسکول مین پائی جاتی ہے اُس روشنی پر غالب آئیگی ہرگز نہین۔

(۸) خدا کی الوہیت اور وحدانیت۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب راقم اسکول مین پڑھتا تھا تو ایک دن راقم اپنے ایک دوست کی صلاح سے
یہ سماج کے سالانہ جلسہ مین گیا وہانپہونچتے ہی کیا دیکھا کہ سوامی دیانند کی تصویر شامیانے کی بیٹھ گاہ
ین آویزان تھی راقم نے تعجب کے لہجہ مین اپنے دوست سے کہا کہ ہین بابا اندریامن کی تصویر یہان کیون ویحیہ اللہ
ے!!! میرے دوست نے جواب دیا کہ یہ بابا اندریامن کی تصویر نہین بلکہ دیانند جی کی تصویر ہے۔
قم نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو اگر یہ دیانند جی کی ہوتی تو سر پر چھٹیا ضرور ہوتی!

ناظرین! اب تک تلک جنیو اور چھٹیا ہندو اور آریون کی خاص شناخت تھی لیکن سوامی
نے اس امتیاز کو بھی مٹا دیا۔ مگر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ سوامی جی آریون کو کیا بنا چاہتے تھے۔
یسائی یا مسلمان! گمان غالب تو یہ ہی کہ عیسائی بنانا چاہتے تھے۔ کیونکہ اپنے عیسائیون کی تعلیم
خذ کر کے آریہ سماج مین رائج کیا۔

۱) بت پرستی کی تعلیم کو مٹانا۔

سوامی دیانند کی سوانحمری مین تحریر کیا گیا ہی کہ سوامی جی کا دل ایک چوہی کی ناشایستہ
ت سے انکے بڑے معبود شیولنگ سے ہٹ گیا۔ لیکن ہمارے دل مین اس سی کچھ شک پیدا ہوتا ہی
سمین کوئی بات ضرور چھوڑ دی گئی ہی کہ ایک بارگی اور ایک دم ایک نوجوان جس مین کوئی
ی بڑی سمجھ نہ تھی اور نہ ایسا علم تھا اپنے آبائی بڑے معبود شیو سے منھ موڑین کیا سبب تھا کہ اُسی وقت
ے دلمین یہ خیال پیدا ہوا کہ شیولنگ ایک پتھر ہی کیا اس سی پہلے نہ جانتے ہونگے اور کیا اُنھون نے
ا پہلے اسکی کبھی پوجا نہ کی ہوگی۔ ضرور، کیونکہ آجکل کے چھوٹے چھوٹے بچے شیو نرائن کے پوجنے
ے یہ جانتے ہین کہ پتھر ہے جسکو ہمنے پرمیشور کی یاد مین اپنے سامنے رکھ لیا ہی تا کہ ہمارا خیال نہ بھٹکے

ضرور سوامی جی بھی جانتے ہونگے اسمین کوئی کلام نہین ہی، ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سوامی جی نے ضرور کسی عیسائی منادسے جو ہر جگہ منادی کرتے پھرتے ہین یا دھرم تلہ ہار آم پر کھشا، ستیہ مت نروپن شیو پر کھشا یا کوئی اور مسیحی مذہب کی کتاب کو سنا یا پڑھا ہوگا جس نے اُنکے دل مین ایک بارگی اُسی شیوجی کے مندر مین چوہے کی حرکت دیکھکر اپنے باپ دادے کے بڑے دیوتا سے ہاتھ اُٹھایا اور مُنھ موڑا۔

اسمین کوئی شک نہین کہ مسلمانون نے عیسائیون سے پہلے ہندوستان مین بت پرستی کے خلاف تعلیم دی اور اسکے روکنے کی کوشش کی لیکن یہ تو ہمارے آریہ بھائی خود ہی جانتے ہین کہ قرآن شریف سے بائبل پہلے کی ہی لہذا بائبل کی خاص تعلیم ہے، چنانچہ مسلمان خود ہمکو اہل کتاب مانتے ہین اور بائبل پر ایمان رکھتے ہین۔

معزز ناظرین! اب ہم اس مضمون کو زیادہ طول دینا نہین چاہتے اور ہم بہت جلد رسالہ تحقیق آریہ آپکی خدمت مین و نیز اپنے دوست دیانندی آریون کی ہدایت اور رہنمائی کے واسطے پیش کرینگے اُمید ہے کہ آپ اس رسالہ کو غور سے پڑھینگے۔ زیادہ تسلیم۔

آریونکا خیر خواہ۔ گلزاری لعل۔ ایم۔ اے مشن ۵۹ سول لینس

کانپور

اعلان

اس رسالہ کے علاوہ ذیل کے رسالجات بھی طیار ہین اگر قدردانون کی طرف سے اشتیاق بڑھا تو ان کے شائع کرنے مین بھی ہمکو کوئی عذر نہوگا

(۱) تحقیق آریہ - جو ایک سال سے اہل حدیث مین شائع ہو چکا ہے - آریون کے متعلق ہندوستان بھر مین ایک ہی رسالہ ہے -

(۲) رسالہ تناسخ - اس مین قدامت مادہ پر از روے سائینس بحث کیگئی اور آوا گون کی حقیقت تشت از بام کی گئی ہے -

(۳) دیانند اور انکی لائف - قابل دید رسالہ ہے -

(۴) ریاض الاذہان فی تحریف القرآن - ایک نادر رسالہ ہے -

(۵) تصحیف التحریف - مسلمانون کے اس دعوے کی زبردست تردید جو کتب مقدسہ مین تحریف کے قائل ہین -

(۶) ترک اسلام -

ملنے کا پتہ - جناب پادری گلزاری لال صاحب پاسٹر - ایم - ای چرچ ۵۹

سوا لنس کانپور